

تصنیف لطیف سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باهو رحمہ اللہ

کشف الأسرار (اردو ترجمہ مع فارسی متن)

مترجم: حافظ حماد الرحمن قادری ایم ایس سی (بانی)

تصنیف لطیف

سلطان العارفين
حضرت سخی سلطان باهو رحمہ اللہ

کشف الأسرار

(اردو ترجمہ مع فارسی متن)

بحکم و اجازت

خادم سلطان الفقر حضرت سخی
سلطان محمد نجیب الرحمن

سروری قادری مدظلہ الاقدس

مترجم

حافظ حماد الرحمن قادری
ایم ایس سی (بانی)



All Copy Rights reserved with
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب کشف الأسرار (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیف لطیف سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

مترجم حافظ حماد الرحمن سروری قادری ایم ایس سی (بائی)

پرینٹر اے۔ ایم پرنٹرز لاہور

بار اول نومبر 2014ء

تعداد 1000

ISBN: 978-969-9795-22-0

سلطان الفقیر پبلکیشنز (رجسٹرڈ)
لاہور



== سلطان الفقیر ہاؤس ==

4-5/A - ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

ISBN: 978-969-9795-22-0



Rs: 150

www.sultan-bahoo.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com



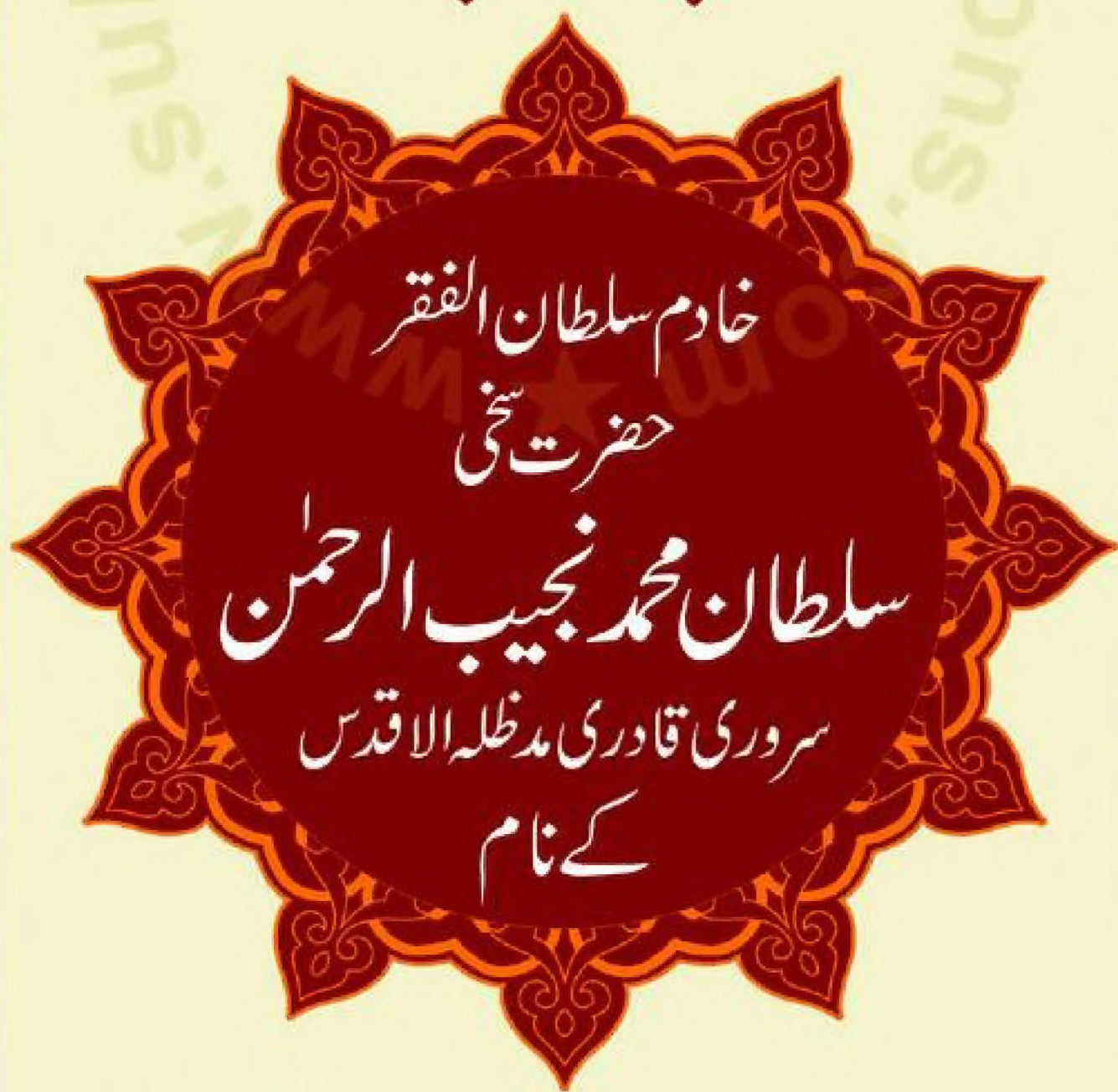
/SultanBahoo.SultanulFaqr



/+Sultanbahoo-Sultan-ul-Arifeen

انتخاب

اپنے مرشد پاک



آپ نگاہِ کامل سے زنگ آلودہ قلوب کو
نورِ ایمان سے منور فرما رہے ہیں

پیش لفظ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو وحدہ لا شریک ہے۔ جس نے اپنی پہچان و معرفت کے لیے انسانوں کو تخلیق فرمایا۔ جس کی شان لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ہے۔ جس کا عرش مومنین کا قلب ہے۔ لا محدود درود و سلام ہوں رحمتہ العالمین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، مراد المشتاقین، صاحب قاب قوسین، وَالصَّحْحٰی کے چہرے اور وَاللَّیْلِ کی زلفوں والے، صاحب مقام محمود، وجہ تخلیق کائنات، وجہ وجود کائنات، روح کائنات، اللہ کے مظہر اُتّم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ بابرکات پر کہ جن کے وجودِ اطہر کی بدولت اُمتِ محمدیہ کے لیے لقائے الہی کے دروازے کھول دیے گئے۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں آپ ﷺ کی آلِ اطہار پر جو سفینہ نوح کی مانند ہیں اور آپ ﷺ کے اصحاب پر جو راہِ فقر کے لیے ستاروں کی مانند ہدایت کے چراغ ہیں۔

ایم۔ ایس۔ سی (باٹنی) کرنے کے بعد میرے دل میں فارسی سیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے گورنمنٹ کالج میں فارسی کے استاد ڈاکٹر محمد اقبال ثاقب صاحب سے بنیادی فارسی سیکھی اور اس کے بعد فارسی زبان کے کورس بھی کئے۔ اللہ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ فارسی کی اس تعلیم کی بدولت ایک دن اللہ تعالیٰ مجھ ناچیز کو سلطان العارفین رحمہ اللہ کی فارسی کتب کا اُردو ترجمہ کرنے کی سعادت نصیب فرمائے گا۔

”کشف الاسرار“ سلطان العارفین، برہان الواصلین، فنا فی ھو حضرت سخی سلطان باھو رحمہ اللہ کی تصنیفِ لطیف ہے۔ مجھے اس تصنیفِ لطیف کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور ترجمہ کے دوران میں نے فارسی متن کی روح کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔ ترجمہ کرنے کے لیے جس قلمی نسخہ کو بنیاد بنایا گیا ہے وہ کاتب محمد شہباز کا ہے جسے 1341ھ (1923ء) میں لکھا گیا تھا۔ قرنِ حاضر تک یہی ایک نسخہ دستیاب ہے جسے تمام مترجمین اور متن نگاروں نے بنیاد بنایا

ہے۔ اس نسخہ کے علاوہ کشف الاسرار کے جن مطبوعہ اردو تراجم اور فارسی متن مع اردو ترجمہ سے استفادہ کیا گیا، درج ذیل ہیں:

کشف الاسرار کے مطبوعہ اردو تراجم مع فارسی متن:

1- کشف الاسرار از کے۔ بی نسیم بار اول 1995ء

2- کشف الاسرار از فقیر الطاف حسین شاہدروی 1400ھ (1980ء)

کشف الاسرار کے مطبوعہ اردو تراجم (فارسی متن کے بغیر)

1- اللہ والے کی قومی دکان، ملک فضل دین، چن دین سکے زئی تاجران کتب قومی نے

کشمیر بازار لاہور سے طبع کروایا۔

2- حافظ محمد رمضان خطیب دربار حضرت سخی سلطان باھو نے طبع کروایا۔

یہ عاجز اپنے مرشد پاک خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کا انتہائی مشکور ہے جنہوں نے اس خاکسار کو اس قابل بنایا کہ عارفین کے سلطان کی کتاب ”کشف الاسرار“ کا ترجمہ متن کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے کر سکے۔ سلطان العارفین کی دیگر تصانیف کی طرح ”کشف الاسرار“ کا ترجمہ کرتے ہوئے بھی میرے آقا خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس نے دقیق نکات اور سلطان العارفین کی اصطلاحات فقر کو تلقین اور اپنی نظر کرم سے سہل فرمایا۔ ترجمہ کرتے ہوئے مجھے جب بھی کوئی مشکل پیش آئی میں خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا جس کی بدولت میری ظاہری و باطنی رہنمائی ہوئی اور ترجمہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ ترجمہ کرتے ہوئے ان تمام دقیق نکات اور اصطلاحات فقر کو حواشی میں درج کر دیا گیا ہے۔

میں شکر گزار ہوں جناب ڈاکٹر سلطان الطاف علی صاحب کا جنہوں نے مصروفیت میں سے وقت نکال کر ترجمہ اور فارسی متن کی اصلاح اور نظر ثانی فرمائی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ ڈاکٹر صاحب کی راہنمائی ہمیشہ اس عاجز کے ساتھ رہی ہے۔ خانوادہ سلطان باھو کے فرزند کی

حیثیت سے اُن کی راہنمائی میرے لیے تقویت کا باعث ہے۔

میں مشکور ہوں پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال شاہد صدر شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کا جنہوں نے اپنے قیمتی وقت اور مشوروں سے مجھے نوازا اور میری راہنمائی فرمائی۔

میں احسان مند ہوں محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کا جو اردو، انگلش، عربی اور فارسی پر یکساں دسترس رکھتی ہیں۔ انہوں نے فارسی متن اور ترجمہ کی اصلاح اور نظر ثانی فرمائی اور ہمیشہ کی طرح مفید مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ (آمین)

دنیا میں تراجم کے تین طریقہ کار اختیار کئے جاتے ہیں۔ اول یہ کہ اصل متن کے بغیر ترجمہ شائع کر دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک فائدہ یہ ہے کہ ضخامت کم ہونے سے کتاب کی قیمت کم رہتی ہے اور نقصان یہ کہ اصل متن کی غیر موجودگی میں قاری کے ذہن میں یہ خدشہ موجود رہتا ہے کہ ترجمہ اصل متن کے مطابق ہے یا نہیں اور مترجم نے اپنی طرف سے کچھ رد و بدل تو نہیں کی۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک صفحہ پر اصل متن اور اس کے مقابل صفحہ پر ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ قاری کو مطالعہ کی روانی میں دقت پیش آتی ہے۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ مکمل ترجمہ شائع کرنے کے بعد تصدیق و موازنہ کے لیے آخر میں اصل متن شائع کر دیا جاتا ہے۔ میں نے تیسرے طریقے کو بہتر سمجھا ہے۔

فارسی چونکہ ہمارے ہاں اجنبی ہو چکی ہے اور انگلش ذریعہ تعلیم کی وجہ سے اب اردو بھی غیر مانوس ہوتی جا رہی ہے، اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے بندہ عاجز نے کوشش کی ہے کہ اردو ترجمہ آسان اور عام فہم ہوتا کہ نوجوان نسل کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس عاجزانہ کوشش کو قبول فرمائے اور لوگوں کے لیے اس کتاب کو ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

خاکسار

حافظ حماد الرحمن سروری قادری

ایم۔ ایس۔ سی (ہائنی)

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

19۔ اگست 2014ء

تقریظ

حضرت سلطان العارفین باہو قدس سرہ العزیز پر باقاعدہ ترجمہ اور تحقیق کا کام 1960ء سے شروع ہوا جواب تک باقاعدہ جاری ہے۔ البتہ یہ کار خیر انفرادی سطح پر ہوتا چلا آیا ہے کسی یونیورسٹی یا باقاعدہ علمی ادارہ سے نہیں۔ اس دور کے سکالرز اور درویش جو اس خدمت میں آتے رہے ہیں ان سے میری یہی گزارش ہے کہ وہ اصل متن کو بھی ایک صفحہ پر ساتھ رکھیں اور اس کے بالمقابل اردو ترجمہ ہوا کرے۔ اس پر اب تک عمل ہوتا رہا ہے۔ اس طریق کار سے خواندگان و محققین کو مطالعہ میں آسانی ہوتی ہے اور جہاں کہیں کوئی غلطی کا شبہ ہوتا ہے نوٹ کر لیا جاتا ہے۔

پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی، ڈاکٹر کے۔ بی نسیم، فقیر الطاف حسین شاہد روی، فقیر میر محمد، سید امیر خان نیازی اور راقم الحروف اس میدان میں اسی اصول کے مطابق کام کرتے رہے۔ یہ بندہ اور ہمدانی صاحب اب تک محو کار ہیں اور باقی دوست اللہ کو پیارے ہو گئے۔ البتہ یہ قابل ذکر ہے کہ انیسویں صدی کے اوائل میں فقیر نظام الدین ملتانی، فقیر محمد دین گجراتی، حسنین الدین لاہوری اور فقیر نور محمد کلاچوی نے بھی قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

زیر نظر رسالہ ”کشف الاسرار“ تصنیف لطیف حضرت قدس سرہ العزیز پر اس سے پہلے ڈاکٹر کے۔ بی نسیم نے ایڈٹ کر کے اردو میں ترجمہ مع متن شائع کیا تھا اور اب حافظ حماد الرحمن نے رسالہ کا ایک فارسی متن سامنے رکھ کر ترجمہ کیا ہے۔ اس سے پہلے میں نے حافظ صاحب کے تراجم دیکھے جو انہوں نے بڑی عرق ریزی اور محنت سے سرانجام دیئے۔ یہ ترجمہ کافی سلیس اور قابل فہم انداز کے ترجمہ سے مکمل ہوا ہے جو پسندیدہ ہے۔

حضرت سلطان العارفین قدس سرہ نے اس رسالہ میں روحانی ترقی کے لیے تین اسماء کے تصور کرنے کی تلقین فرمائی ہے جو اسم اللہ، اسم محمدؐ اور اسم فقر ہیں۔ وہ طالب حق کے لیے مرشد کامل کی رفاقت اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور مرشد کامل وہ ہے جو طالب کو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری تک لے جائے اور پھر وحدانیت سے آشنا کر دے۔

مجھے امید ہے کہ حافظ حماد الرحمن صاحب پورے خلوص، عشق اور تحقیق کو اپنے ان علمی کاموں میں شامل رکھ کر مزید کام کرتے رہیں گے۔

ڈاکٹر سلطان الطاف علی

18 ستمبر 2014ء

(حال۔ ایڈن ولاز II۔ لاہور)

حرزِ جان

حال کے احوال صاحبانِ حال ہی جانتے ہیں ان کا محسوس کرنا تو شاید ممکن ہو، ان کا ادراک ایک مشکل امر ہے اور بیان تو بالکل ہی ناممکن، کیونکہ حال طاری ہو جانے والا عمل ہے۔ کہنے، سننے اور سمجھنے سمجھانے والی قال نہیں۔ صاحبِ حال جس مقام سے بات کرتا ہے اس پر سوائے تحیر کے عوام بلکہ اکثر خواص کی رسائی بھی ممکن نہیں۔ جب یہ تحیر، تحریر یا تقریر میں آتا ہے تو اس کی تفہیم کی توفیقات بھی مختلف اور محدود ہوتی ہیں اور بخشنده کی بخشش کی متقاضی۔

دانش و بینش کی بات الگ اور عارف کے عرفان و ارشاد کا مرتبہ جدا! آنکھ دیکھ نہیں سکتی اور خرد اس کا احاطہ نہیں کر سکتی، اسے تو دل ہی محسوس کر سکتا اور وجدان یا عشق ہی دیکھ سکتا ہے۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، سلطان العارفین ہیں۔ سلطان جس مقام سے دیکھ سکتا ہے وہ بخشش اور عطا کا مقامِ علوی ہے۔ سلطان کی بات اور عرفان کا بیان بھی سلطان کی طرح بزرگ اور سترگ و جاہ و جلال کا متقاضی ہے اور اس کی تفہیم کے لیے مقامات و درجات کی تمکین بھی ضروری! کیونکہ سنا ہوا دیکھے ہوئے کے برابر نہیں ہو سکتا، دیکھنے کی ہر گھڑی اور ہر آن اپنی شان ہوتی ہے۔ مولانا جلال الدین رومیؒ پکارا ٹھتے ہیں:

ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان

چون بہ عشق آیم خجل باشم ازان

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ان کے اپنے روحانی مشاہدات اور تجربات ہیں۔ صاحبِ حال پر الفاظ نہیں، واردات اترتی ہیں، جن کی اپنی کیفیات ہوتی ہیں۔

سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کمال ہے کہ یہ کیفیات اور تجلیات انسانوں کے درجات کی بلندی کے لیے تلقین فرماتی ہیں۔ اس ضمن میں ان کا اپنا مخصوص انداز، سبک سلیقہ اور منفرد اصطلاحات ہیں جو تصوف و عرفان پر دیگر تصانیف سے قدرے مختلف ہیں۔

”کشف الاسرار“ بھی حضرت کے فارسی آثار میں سے اہم اثر ہے جو جو یانِ راہِ حق کے لیے بنیادی کلید بلکہ حرزِ جان کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کے مختلف تراجم ہو چکے ہیں۔ زیرِ نظر ترجمہ جناب حافظ حماد الرحمن سروری قادری نے کیا ہے۔ حماد الرحمن آستانِ حضرت سلطان باہو کے خوشہ چین، باسواد، بامروت اور صاحبانِ حال کے حلقہ نشین ہیں۔ اس پر مزید یہ کہ ترجمہ شعبہ فارسی جی سی یونیورسٹی کے استاد گرامی جناب ڈاکٹر محمد اقبال ثاقب کا نظر ثانی شدہ ہے اور واصلانِ حق کے لیے وصل کی دلیل ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال شاہد

صدر شعبہ فارسی

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

17۔ اکتوبر 2014ء

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد وادی سون سکسر (تحصیل نوشہرہ ضلع خوشاب) کے گاؤں انگہ میں رہائش پذیر رہے۔ انگہ کے قبرستان میں سلطان العارفين کے دادا حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اسی انگہ گاؤں میں سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی وادی اور نانی کی مبارک قبریں بھی موجود ہیں۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کا اسم گرامی حضرت سلطان بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ سلطان بازید رحمۃ اللہ علیہ پیشہ ور سپاہی اور شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام جوانی جہاد کی نذر کر رکھی تھی۔ جب آپ کی عمر ڈھل چکی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے علاقے میں واپس آ گئے اور اپنی ایک رشتہ دار ہم کفو خاتون حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت بی بی مائی راستی رحمۃ اللہ علیہا ایک عارفہ کاملہ تھیں اور نانی سخی کے مرتبہ پر فائز تھیں۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصانیف میں اپنی والدہ محترمہ سے اپنی عقیدت و محبت کا بار بار اظہار فرماتے ہیں:

”مائی راستی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی روح پر اللہ تعالیٰ کی صد بار رحمت ہو کہ انہوں نے میرا نام باھو

(مسید) رکھا ہے۔

سلطان العارفین مسید ایک بیت میں فرماتے ہیں:

راستی از راستی آراستی

رحمت و غفران بود بر راستی

ترجمہ: راستی رحمتہ اللہ علیہا راستی (حق) سے آراستہ ہیں۔ اللہ کی رحمت و مغفرت ہو راستی رحمتہ اللہ علیہا پر۔

آپ کے والدین کے مزارات شورکوٹ شہر میں مرجع خلایق ہیں اور مائی باپ حضرت نخی سلطان باھو مسید کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو مسید یکم جمادی الثانی 1039ھ (17 جنوری 1630ء) بروز جمعرات بوقت فجر شاہجہان کے عہد حکومت میں قصبہ شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام حکیم خداوندی سے باھو رکھا۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ سے قبل تاریخ میں کسی کا نام باھو نہیں ہے۔ سلطان العارفین اسم ہُو کے عین مظہر ہیں اسی لیے آپ کا اسم بھی باھو ہے۔ سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ مادر زاد ولی کامل تھے اسی لیے آپ کی آنکھوں میں ازلی نور چمکتا تھا اور آپ کی پیشانی نور حق سے منور تھی۔ آپ مسید زمانہ شیرخواری میں حضور غوث الاعظم حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی طرح ماہ رمضان کے ایام میں دودھ نہیں پیتے تھے۔ بچپن میں ہی آپ میں نور حق اس قدر جلوہ افروز تھا کہ آپ جس پر بھی نظر ڈالتے اسے واصل باللہ کر دیتے۔ اگر کسی کافر پر نظر ڈالتے تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔ اسی خوف سے کفار اور ہندو آپ کے سامنے نہیں آتے تھے۔ آپ کی یہ کرامت آخری عمر تک جاری رہی۔ ایک دفعہ آپ مسید کی طبیعت بہت ناساز ہو گئی تو آپ مسید کے حکم سے برہمن طبیب سے علاج کے لیے رابطہ کیا گیا۔ برہمن طبیب نے جواب دیا ”میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں ان کی نگاہ کے سامنے گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان کا کرتہ یہاں بھیج دو“۔ جب آپ

رحمۃ اللہ علیہ کا کرتہ طبیب کے پاس پہنچا تو وہ اسے دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔

سلطان العارفینؒ نے کسی قسم کا کتابی اور ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔ آپؒ اپنی تصنیف ”عین الفقر“ میں فرماتے ہیں:

”مجھے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہری علم حاصل نہیں لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر ہیں کہ ان کے بیان کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔“

آپؒ فرماتے ہیں کہ میں تیس (30) سال تک مرشد کی تلاش میں سرگرداں رہا لیکن مجھے اپنے پائے کا مرشد نہیں مل سکا۔ ایک دن دیدارِ الہی میں مستغرق آپؒ شور کوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک صاحبِ نور صاحبِ حشمت اور بارعب سوار نمودار ہوا جس نے اپنائیت سے پکڑ کر آپؒ کو قریب کیا اور بڑے دلنشین انداز میں فرمایا کہ میں علی بن ابی طالب (ؑ) ہوں۔ آپؒ کم عمر تھے کم علم نہیں۔ آپؒ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو قریب تھا کہ خود کو آپؒ پر نثار کر دیتے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپؒ پر توجہ مرکوز کی اور فرمایا ”فرزند آج تم رسول اللہ ﷺ کے دربار میں طلب کیے گئے ہو۔“

پھر جیسے وقت ختم گیا ہر شے ساکت ہو گئی اور آپؒ نے ایک لمحے میں خود کو آقا پاک ﷺ کی بارگاہ میں پایا۔ اس وقت اس بارگاہِ عالیہ میں حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور تمام اہل بیت جو انہیں حاضر تھے۔ آپؒ کو دیکھتے ہی پہلے حضرت صدیق اکبرؓ نے مجلس سے اٹھ کر آپؒ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہوئے۔ بعد ازاں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ بھی توجہ فرمانے کے بعد مجلس سے رخصت ہو گئے تو مجلس میں صرف اہل بیتؓ اور رسول مقبول ﷺ ہی رہ گئے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ میری بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمائیں گے لیکن بظاہر خاموش تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک میری طرف بڑھا کر فرمایا ”میرے ہاتھ پکڑو“ اور مجھے دونوں ہاتھوں سے بیعت فرمایا۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں ”جب آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ مجھے تلقین فرمایا تو درجات اور مقامات کا کوئی حجاب نہ رہا۔ چنانچہ اول و آخر یکساں ہو گیا۔ جب آنحضرت ﷺ سے تلقین سے مشرف ہوا تو خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا ”تو میرا فرزند ہے۔“

آپ ﷺ فرماتے ہیں ”میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدم چومے اور اپنے گلے میں ان کی غلامی کا حلقہ پہنا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مخلوق خدا کو خالق کائنات کی جانب بلاؤ اور انہیں تلقین و ہدایت کرو۔ تمہارا درجہ دن بدن بلکہ گھڑی بہ گھڑی ترقی پر ہوگا اور ابد الابد تک ایسا ہوتا رہے گا کیونکہ یہ حکم سروری و سرمدی ہے۔“ بعد ازاں آپ ﷺ کو آقائے دو جہاں ﷺ نے غوث الاعظم، محبوب سبحانی پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔ حضرت دستگیر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو باطنی فیض سے مالا مال کرنے کے بعد خلقت کو تلقین و ارشاد کا حکم دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ”جب فقر کے شاہسوار نے مجھ پر کرم کی نگاہ ڈالی تو ازل سے ابد تک کا تمام راستہ میں نے طے کر لیا۔“

آپ ﷺ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جو کچھ میں نے دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور اس ظاہری بدن کے ساتھ دیکھا اور مشرف ہوا۔“

رسالہ روحی شریف میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ خواندہ است فرزند مارا مجتبیٰ
شد اجازت باھو را از مصطفیٰ خلق را تلقین بکن بہر از خدا

ترجمہ: مجھے حضرت محمد ﷺ نے دست بیعت فرمایا اور انہوں نے مجھے اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا۔ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی کہ میں خلق خدا کو اللہ کی راہ کی تلقین کروں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

فرزندِ خود خواندہ است مارا فاطمہ معرفتِ فقر است برمن خاتمہ ترجمہ: حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے مجھے اپنا فرزند فرمایا ہے اس لیے معرفتِ فقر کی مجھ پر انتہا ہو گئی۔

سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے باطنی تربیت کی تکمیل کے بعد آپ نے سید عبدالرحمن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر بیعت فرمائی اور خلق کو تلقین اور رشد و ہدایت کا آغاز فرمایا۔ اس مقصد کے لیے آپ نے بہت سے سفر کئے۔ آپ ﷺ نے زیادہ تر سفر وادی سون سیکسر، ملتان، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، سندھ اور بلوچستان کی طرف کئے۔ آپ ﷺ کی ساری زندگی شہر شہر، قریہ قریہ گھوم پھر کر طالبانِ مولیٰ کی تلاش کرنے اور انہیں واصل باللہ کرنے میں گزری کیونکہ خلقِ خدا کو تلقین کرنے کی یہ ذمہ داری آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے حاصل ہوئی۔

سلطان العارفین حضرت خلی سلطانی باھو ﷺ ”سلطان الفقر“ کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ جس طرح محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا اعلان قَدَمِیْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَتِیْ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ ہے اسی طرح سلطان العارفین ﷺ نے اعلان فرمایا: ”تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازی عینِ عنایتِ حق الحق حاصل شدہ و از حضورِ فائضِ النور اکرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم ارشادِ خلق شدہ، چہ مسلم، چہ کافر، چہ بانصیب، چہ بے نصیب، چہ زندہ و چہ مردہ۔ بزبانِ گوہرِ فشاں مصطفیٰ ثانی و مجتبیٰ آخر زمانی فرمودہ۔“ (رسالہ روحی شریف)

ترجمہ: جب سے لطفِ ازلی کے باعث حقیقتِ حق کی عینِ نوازش سے سر بلندی حاصل ہوئی ہے اور حضورِ فائضِ النور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام خلقت کیا مسلم، کیا کافر، کیا بانصیب، کیا بے نصیب، کیا زندہ اور کیا مردہ سب کو ہدایت کا حکم ملا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زبانِ گوہرِ فشاں سے مجھے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے۔

مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کے لقب سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ میں جب جاہلیت اپنے پُر پھیلا نے لگے گی تو سلطان العارفین اور آپ کے سلسلہ کا کوئی امام آپ کی تعلیمات کو عام کر کے آپ ہی کے سلسلہ فقر کے ذریعے اسے نیست و نابود کر کے دین حق کا پھر سے بول بالا کر دیں گے۔

سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی 140 تصانیف ہیں جن میں سے صرف ایک پنجابی ابیات کی صورت میں ہے اور دیگر تمام فارسی میں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب علم لدنی کا شاہکار ہیں۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان ہے کہ جس کو کوئی مرشد کامل اکمل نہ ملتا ہو اوہ میری کتب کو وسیلہ بنائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں:

”اگر کوئی ولی واصل عالم روحانی یا عالم قدس شہود سے رجعت کھا کر اپنے مرتبے سے گر گیا ہو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل اکمل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبے پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔“

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعلان آپ کی ہر کتاب میں الفاظ کی رد و بدل کے ساتھ موجود ہے۔ میرے آقا خادم سلطان الفقر حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس اپنی تصنیف شمس الفقرا میں سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

”حضرت نخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت بہت سادہ اور سلیس ہے جسے عام اور معمولی تعلیم یافتہ آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت میں ایسی روانی اور تاثیر ہے جو دوران مطالعہ قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ ان کتب کو اگر باادب اور باوضو پڑھا جائے تو فیض کا ایک سمندر کتب سے قاری کے اندر منتقل ہوتا ہے۔ اگر قاری صدق دل سے مطالعہ جاری رکھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی روحانی وارث سروری قادری مرشد تک راہنمائی ہو جاتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتب میں ضرورت کے مطابق آیات قرآنی، احادیث مبارکہ اور احادیث قدسی کا استعمال فرمایا ہے۔ ان کتب میں جہاں کہیں بھی عبارت میں ان کا ذکر ہے، اگر ان کو وہاں

سے نکال دیا جائے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس جگہ آیات قرآنی یا احادیث کو درج نہ کیا جاتا تو مطلب مکمل نہ ہوتا۔ حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ عبارت میں اشعار کا برمحل اور خوبصورت استعمال کرتے ہیں جس سے عبارت کا اثر دو چند ہو جاتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جو کتب بازار میں تراجم کی صورت میں دستیاب ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

- ۱۔ ابیات سلطان باھو (پنجابی) ۲۔ دیوان باھو (فارسی) ۳۔ عین الفقر ۴۔ مجالس التبی
 - ۵۔ کلید التوحید (کلاں) ۶۔ کلید التوحید (خورد) ۷۔ شمس العارفین ۸۔ امیر الکونین
 - ۹۔ تنج برہنہ ۱۰۔ رسالہ روحی شریف ۱۱۔ گنج الاسرار ۱۲۔ محک الفقر (خورد) ۱۳۔ محک الفقر (کلاں)
 - ۱۴۔ اسرار قادری ۱۵۔ اورنگ شاہی ۱۶۔ جامع الاسرار ۱۷۔ عقل بیدار ۱۸۔ فضل اللقاء (خورد)
 - ۱۹۔ فضل اللقاء (کلاں) ۲۰۔ مفتاح العارفین ۲۱۔ نور الہدیٰ (خورد) ۲۲۔ نور الہدیٰ (کلاں)
 - ۲۳۔ توفیق ہدایت ۲۴۔ قرب دیدار ۲۵۔ عین العارفین ۲۶۔ کلید جنت ۲۷۔ محکم الفقراء
 - ۲۸۔ سلطان الوہم ۲۹۔ دیدار بخش ۳۰۔ کشف الاسرار ۳۱۔ محبت الاسرار ۳۲۔ طرفۃ العین
- ”مناقب سلطانی“ اور ”شمس العارفین“ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک نایاب ہیں۔ (۱) مجموعۃ الفضل (۲) عین نما (۳) تلمیذ الرحمن (۴) قطب الاقطاب (۵) شمس العاشقین (۶) دیوان باھو کبیر و صغیر۔ ایک ہی دیوان باھو (فارسی) دستیاب ہے یہ یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں اپنی تعلیم کو نہ تو تصوف اور نہ ہی طریقت بلکہ ”فقر“ کا نام دیا ہے اور ”راہ فقر“ اختیار کرنے پر زور دیا ہے اور راہ فقر میں مرشد کامل اکمل کی راہنمائی بہت ضروری اور اہم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرشد بھی وہ جو پہلے دن ہی طالب مولیٰ کو اسم اللہ ذات سنہری حروف سے لکھ کر دے اور اس کے ذکر اور تصور کا حکم دے۔ مرشد کی مہربانی، کرم اور تصور اسم اللہ ذات سے طالب پر دو انتہائی اہم مقام دیدار حق تعالیٰ اور دائمی حضوری مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھلتے ہیں۔ باطن میں ان سے بڑے اور کوئی مقامات نہیں ہیں۔ یہ مقامات

صرف ان کو حاصل ہوتے ہیں جو اخلاص اور استقامت سے مرشد کی اتباع اور رضا کے مطابق راہِ حق میں اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ ۱۔

آپ ﷺ کا سلسلہ سروری قادری ہے بلکہ آپ ﷺ سلسلہ سروری قادری کے بانی ہیں۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرشد کامل طالبِ صادق کو ایک ہی نگاہ میں اور ایک ہی توجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر کر دیتا ہے اور ذاتِ حق تعالیٰ کے مشاہدے میں ایک ہی توجہ سے ناظر کر دیتا ہے۔ اس پاک و طیب سلسلہ میں رنجِ ریاضت، چلہ کشی، جہسِ دم، ابتدائی سلوک اور ذکر و فکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشامحانہ طور طریقوں مثلاً عصا و تسبیح وجہ و دستار وغیرہ سے بے زار ہے۔ ۲۔

سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو ﷺ نے امانتِ الہیہ سلطان التارکین حضرت نخی سلطان سید محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ﷺ کو منتقل فرمائی جن کا مزار احمد پور شرقیہ بہاولپور میں ہے۔

سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو ﷺ نے تریسٹھ (63) برس عمر پائی اور یکم جمادی الثانی 1102ھ (یکم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپ ﷺ کا مزار مبارک شہر گڑھ مہاراجہ (جھنگ پاکستان) کے قریب قصبہ سلطان باھو میں مرجعِ خلائق ہے اور ہر ایک کے لیے مرکزِ تجلیات ہے۔ آپ ﷺ کا عرس مبارک ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔

سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو ﷺ کی مختصر سوانح حیات کو قارئین کی نذر کرنے کے لیے اس عاجز نے اپنے مرشد کریم خادم سلطان الفقر حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی

۱۔ ۲۔ سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو ﷺ کی تعلیمات اور سلسلہ سروری قادری کے تفصیلی مطالعہ کے لیے خادم سلطان الفقر حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی تصانیف شمس الفقر اور مہتمی آخر زمانی کا مطالعہ فرمائیں

تصانیف شمس الفقرا اور مجتبیٰ آخر زمانی سے استفادہ کیا ہے۔ اگر آپ سلطان العارفين رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات اور تعلیمات کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیں تو متذکرہ بالا کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

www.sultan-ul-ashraf-publications.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کشف الاسرار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ

مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَهْلُ بَيْتِهِ اَجْمَعِيْنَ ط

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام عالمین کا رب ہے اور عاقبت کا نیک انجام متقی لوگوں کے لیے ہے۔ درود و سلام ہو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آل پر، اصحاب پر اور تمام اہل بیت پر۔

اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ الْيَوْمَ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ الْيَوْمَ مَنْ يَّشَاءُ (الشوریٰ-13)

ترجمہ: اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لیے منتخب فرما لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اس کی اپنی طرف رہنمائی فرما دیتا ہے۔

لامحدود و بے شمار درود ہو خاتم النبیین، رسول رب العالمین حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جو ضمیر کو اللہ تعالیٰ کے قرب کے انوار سے روشن کرنے والے ہیں۔ لامحدود درود ہو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آل پر، اہل بیت اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب پر۔

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

ترجمہ: اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اس کے بعد اس تصنیف کا مصنف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا تَوْفِيقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ ط (ہود-88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ ہی سے ہے۔

عالم باللہ اللہ تعالیٰ کے ان اقوال کے مرتبہ تحقیق^۱ پر ہوتا ہے:

﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ (علق-5)

ترجمہ: (اللہ نے) انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

﴿اَكْلَ الْحَلَالِ وَصَدَقَ الْبَقَالِ﴾

ترجمہ: اسے حلال کھانے اور سچ بولنے کی توفیق عطا کی۔

﴿دَعُ نَفْسَكَ وَتَعَالِ﴾

ترجمہ: اپنے نفس کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ جا۔

وہ (عالم باللہ) معرفتِ توحیدِ حق تعالیٰ کی راہ دکھا کر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری اور جمعیت^۲ بخشا ہے۔ وہ علمِ اعظم^۳ سے الف (اسم اللہ ذاتِ کاراز) کھولتا ہے کہ الف سے کل و جز کے تمام علمِ علوم کا مطالعہ اور اسی ایک کلمہ سے حضوریِ حق تعالیٰ کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ اللہ کے ساتھ اصل کرنے والا پاک مذہب سنی اور اہل سنت والجماعت کا ہے۔ دونوں جہانوں کو ایک ہی لمحے میں طے کرنا طریقت میں صرف طریقہ سروری قادری سے ممکن ہے اور قادری (فقیر کامل) اللہ قادری کی قدرت سے قدیر ہوتا ہے۔

یہ کتاب اللہ کے حکم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت اور باطنی ارشاد کے

۱۔ یعنی وہ اللہ کے ان اقوال کو حق الیقین سے جان کر ان کی تصدیق اپنے قلب سے کر چکا ہوتا ہے۔

۲۔ جمعیت کے لغوی معنی چیزوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا ہے۔ اطمینان اور سکون کو بھی جمعیت کہتے ہیں۔ حضرت خلی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مطابق صاحبِ جمعیت اس طالب کو کہتے ہیں جسے مقامِ ازل، ابد، دنیا، عقبی کے تمام مراتب، مقامات اور خزانوں پر تصرف حاصل ہو جائے۔ (شمس الفقراء - تصنیف لطیف خادم سلطان الفقر)

حضرت خلی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ العالی (قدس)

۳۔ اسمِ اعظم یعنی ذکر و تصور اسم اللہ ذاتِ کاملہ۔

مطابق فقیر باہو فنا فی حق و ولد بازید رحمۃ اللہ علیہ عرف اعوان نے تصنیف کی ہے، جو دار السلطنت صوبہ لاہور کے مضافات میں واقع خطہ شورکوٹ کا رہائشی ہے جہاں وہ اللہ جلّ شانہ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلقین کی بدولت اپنے نفس پر خود منصف اور امین ہے۔ وہ دین کو زندہ کرنے والا اور طریقت کے ہر ظاہری باطنی طریقہ سے آگاہ ہونے کی بنا پر ہر راہِ سلک کا عادل بادشاہ ہے۔ عارف کی نگاہ ہر شے کو دیکھنے اور پرکھنے والی کسوٹی ہوتی ہے۔ وہ معرفتِ توحید الہی کی راہِ حضوری سے واقف اور اس کے لائق ہوتا ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشاہدہ سے حاصل ہونے والا علمِ حضوری اس بات کا گواہ ہے کہ (مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) حضوری کا منصب حاصل کئے بغیر طالبِ مرید کو تلقین کرنا عظیم گناہ ہے۔ ایسا کرنے والے (ناقص مرشد) کے طالبِ مرید بالآخر گمراہ ہو جاتے ہیں۔

اس رسالہ کا نام ”کشف الاسرار“ رکھا گیا ہے۔

مرشدِ کامل پر یہ لازم اور فرضِ عین ہے کہ وہ پہلے طالبِ مرید کو علمِ دعوت کی تعلیم دے کہ یہ علمِ دعوت دائمی جمعیت عطا کرنے والا، قرآن کے موافق، نفس اور شیطان کے مخالف اور موزنی و پریشان کافروں کو قتل کرنے والی ننگی تلوار ہے جو ان سب کو ایک ہی دم اور قدم میں مکمل طور پر ختم کر دیتی ہے۔ اسمِ اعظم یعنی اسمِ اللہ ذات کو پڑھنے اور اس کا تصور کرنے سے لطف و فیض حاصل ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے تمام آرزوئیں پوری اور غم دور ہوتے ہیں۔ ایسے صاحبِ دعوت جو اس کے عامل بھی ہوں اس جہان میں بہت ہی کم ہیں کیونکہ سورۃ المزمل کی دعوت کا علم مشکل ہے۔ تمام عالم کی مہمات کی مشکل کشائی کے لیے اگر علمِ دعوت کو ایک بار ترتیب سے پڑھا جائے تو اس کا عمل آتا قیامت نہیں رکتا۔ شرط یہ ہے کہ ظاہر میں ایسی دعوت پڑھنے والا علمِ ناظرات کے ذریعے خود کو

۱۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی باطنی راہ۔

۲۔ اثر۔

۳۔ دیدارِ الہی تک پہنچانے والے علوم (مترجم)۔ ظاہری علوم قرآن و حدیث و فقہ و تفاسیر و سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ڈاکٹر سلطان الطاف علی)

اللہ کی نگاہ میں منظور بنالے اور علمِ حاضرات کے ذریعے خود کو حضوری میں پہنچائے اور قرآن کو حفظ کر کے اللہ کے قرب و معیت میں بار بار ختم قرآن کے دور کرے۔ قرآن پاک کو اس طریقہ سے پڑھنا ظاہر میں توفیق اور باطن میں تحقیق برحق (سے ممکن) ہے۔ قرآن کو اس طریقہ سے پڑھنے والا باطل بدعت سے استغفار کر کے حق کو قبول کرنے والا اور شریعت میں ہوشیار ہوتا ہے۔ پہلے سورۃ المزمل پڑھ کر تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے خود کو مقام وحدت میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچائے جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں متبرک کلمہ طیبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کے علمِ تصرف، کلمہ توفیق کے تصور اور تصرف اسم اللہ ذات تحقیق کے ساتھ حفظ قرآن کے دور کرے۔

سورۃ مزمل کے ساتھ علمِ دعوت پڑھنے کی ترتیب کا اشارہ اس طرح ہے:

أَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَزَّلِ الْقُرْآنَ تَرْجِيلاً ۖ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلاً ۖ ثَقِيلاً ۖ ثَقِيلاً ۖ

جو کوئی اس طریقہ سے سورۃ مزمل کو پڑھ کر اپنا وسیلہ بناتا ہے (اس کی دعوت) فوراً شروع ہو جاتی ہے اور بے شک اسی وقت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک تشریف لاتی ہے اور اللہ کے لیے اس بات کا وعدہ کرتی ہے کہ وہ سورۃ مزمل پڑھنے والے کو قیامت تک اپنی رفاقت سے جدا نہ کرے گی۔ جو کوئی اس طریقہ سے سورۃ مزمل کو علمِ حاضرات کے ساتھ پڑھے گا تو دونوں جہان اس کے تصرف میں آجائیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ سورۃ مزمل کو پڑھنے والے کے دم در دم، دل در دل، نفس در نفس، قلب در قلب اور امر روح در روح میں نور جمع ہو کر اس کی جامع

۱۔ اللہ کی بارگاہ میں حضوری دلوانے والے باطنی علوم۔ علم معرفت و حقیقت جو صرف مرشد کامل کی مہربانی سے حاصل ہوتے ہیں۔

۲۔ یہاں حفظ قرآن سے مراد قرآن کو زبانی یاد کرنا نہیں ہے بلکہ قرآن کے تمام حروف و آیات کی روح کو سمجھ کر اپنے قلب پر اتارنا ہے۔

۳۔ لفظ ثَقِيلاً کی تکرار ہے یعنی اس لفظ کو تین مرتبہ پڑھنا ہے۔

پوشاک^۱ بن جائے۔ وہ شریعتِ لطیف^۲ کا لباس پہن لے اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے قرب سے ہزاروں ہزار بے شمار لطائف^۳ جوش مارنے لگیں۔ اَلْکَسْتُ بِرَبِّکُمْ^۴ کے مقامِ ازل میں صف در صف موجود اولیاء اللہ، مومنوں اور مسلمانوں کی ہر جماعت تک خود کو پہنچائے اور قَالُوا بَلٰی یعنی ”ہاں تو ہی ہمارا پروردگار ہے“ کے قول کا اقرار کرے۔ تمام ارواح (مندرجہ بالا طریقے سے) ختمِ قرآن کا دورِ مدور کرنے والے حافظِ قرآن^۵ کی حفاظت میں رہتی ہیں اور روحانی طور پر ہر کوئی اس کے حکم و اجازت کے تحت آجاتا ہے۔

قرآن کے ساتھ علم دعوت پڑھنا ظاہری طور پر توفیق اور باطنی طور پر حضوریِ تحقیق (سے ممکن) ہے۔ عالم باللہ کے لیے یہ مراتب ایک ہی دم میں کھول دینا اور ایک ہی قدم پر دکھا دینا آسان کام ہے لیکن ناقص کے لیے بہت ہی مشکل ہے۔ اس معتمد کو صاحبِ معتمد^۶ اولیاء اللہ ہی حل کر سکتے ہیں اور عارفوں کو دکھا دیتے ہیں کہ ظاہری و باطنی علم کا (حقیقی) حصول قلب کے مدار سے ہی ہوتا ہے جس کے ظاہر ہونے کے بعد وجود میں نفاق باقی رہتا ہے نہ کینہ۔

بیت

رفت عمری در مطالعہ با رقم
با خدا واصل نشد افسوس و غم

ترجمہ: تمام عمر لکھنے اور پڑھنے میں گزر گئی۔ افسوس اور غم! اتنا لکھنے پڑھنے کے باوجود خدا کا وصال

۱۔ یعنی اس کا پورا وجود نوری لباس میں ڈھل جائے۔

۲۔ شریعتِ لطیف سے مراد شریعت کی روح ہے۔

۳۔ اسرارِ الہیہ کے باریک نکات۔

۴۔ ازل میں اللہ نے ارواحِ تخلیق کر کے انہیں اپنے روبرو صف آرا کیا اور سوال فرمایا اَلْکَسْتُ بِرَبِّکُمْ

ترجمہ: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ (سورۃ الاعراف)

۵۔ مراد مرشدِ کامل اکمل جو قرآن کی روح اور اسرار کا واقف ہے اسی لیے حقیقی حافظِ قرآن ہے۔

۶۔ اسرارِ الہی جاننے والے۔

نصیب نہیں ہوا۔

(اصل) علم وہ ہے جو عجب^۲ اور ہوتا^۲ سے بازر کھے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچائے۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل کر کے ہر (علم کا حقیقی) مطالعہ کرو۔ جس شخص کے پاس اس علم کی رفاقت اور وسیلے کا گواہ نہیں وہ طلب دنیا (میں مبتلا ہے) اور گناہ کے مرتبہ پر ہے۔ اس علم کے حصول کے لیے سب سے پہلے چاروں نفس^۳ کے چاروں پرندوں یعنی شہوت کے مرغ، حرص کے کوئے، زینت کے مور اور ہوا کے کبوتر کو ذبح کر دینا چاہیے۔

بیت:

چار بودم سہ شدم اکنون دوم
و از دوئی بگذشتم و یکتا شدم

ترجمہ: پہلے میں چار تھا پھر تین ہوا اور پھر دو ہو گیا۔ پھر دوئی سے گزرا تو میں یکتا ہو گیا۔
(اللہ کے ساتھ) یکتائی اور (قلب کی) صفائی اسم اللہ ذات کے تصور سے اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ ظاہری حواس بند ہو جاتے ہیں اور باطنی حواس کھل جاتے ہیں، وجود سے بُرے اوصاف نکل جاتے ہیں اور سب اعضاء میں اللہ کا نور ظاہر ہو جاتا ہے۔

ہر علم پر اس کا عالم غالب ہوتا ہے۔ (علم حقیقی کے) مطالعہ کے ذریعے تمام مطالب کا مشاہدہ ہو جاتا ہے اور قلب نور بن جاتا ہے۔ مالک الملک (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے فقیر مالک الملکی^۴ ہوتا ہے اور یہ مرتبہ علم حاضرات سے حاصل ہوتا ہے۔ کل و جز کی تمام مخلوقات اگرچہ بے شمار ہیں لیکن یہ تمام جامع صاحب حاضرات^۵ کے شمار میں ہوتی ہیں۔ کائنات کے تمام علم علوم، فرشتوں کے نام،

۱۔ خود پسندی کی باطنی بیماری۔

۲۔ خواہشات نفس۔

۳۔ نفس امارہ، نفس لوازمہ، نفس ملہمہ اور نفس مطمئنہ۔

۴۔ تمام کائنات کا مالک و حاکم۔ مراد انسانِ کامل

۵۔ مرشدِ کامل اکمل جو حضوری حق تعالیٰ کے تمام علوم کا عالم ہے اور یہ تمام علوم اس کی ذات میں جمع ہیں۔

بارانِ رحمت کے تمام قطرے، معرفتِ توحید کی تمام منازل و مقامات، الہام، تجلیاتِ ذات و صفات اور اسماءِ باری تعالیٰ اگرچہ بے شمار ہیں لیکن اس کے شمار میں ہوتے ہیں۔ جو کچھ روئے زمین پر ہے جیسا کہ نباتات، علمِ کیمیا، کسیر، پہاڑوں میں سنگِ پارس، اللہ کے غیبی خزانے، تصرف کے خزانے، فتوحاتِ علم و ارادات اور کتبِ لاریجی اگرچہ بے شمار ہیں لیکن یہ بھی اس کے شمار میں ہیں۔ تمام درختوں اور دیگر پودوں کے پتے، اسمِ اعظم اور اولیاء اللہ بے شمار ہیں لیکن یہ سب اس کے شمار میں ہیں (یعنی اس کے محیط میں ہیں)۔

مرد وہ ہے جو قرآن پاک کی آیات، کلمہ طیبات، متبرک اسماء الحسنی، اسم اللہ ذات اور اسمِ مخفی سنیٰ شہداء سے حاصل ہونے والے (علم) حاضرات کی چابی سے (علم) ناظرات کا قفل ایک ہی دم میں کھول لے اور مشاہدات کے ایک ہی قدم میں دنیا فانی کے خزانوں پر تصرف، بقائے جاودانی اور معرفتِ توحید ربانی کا مشاہدہ کر لے۔ اگر ظاہر و باطن کی دولت و سعادت یعنی علمِ قرآن و تفسیر، ولایت کا باتا شیر علم، علمِ غنائیت، کیمیا کسیر، روشن ضمیر بنانے والا علمِ ہدایت، فنا فی اللہ فقیر بنانے والا علمِ غنائیت اور دونوں جہان پر امیر بنانے والا لا محدود علم حاصل کر لیا جائے مگر پہلے ہی روز مرشد کامل کا حصول نہ ہوا اور خدا سے واصل نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ کی باطنی راہ پر چلنے والے سب لوگ پریشان ہو کر گمراہ ہو جائیں گے۔

جو اس رسالہ کو خلاص سے پڑھے گا اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہے گی۔ جو علمِ حاضرات کا پوشیدہ راز جان لیتا ہے، ملکِ سلیمانی ہمیشہ کے لیے اس کی قید میں آجاتا ہے۔

۱۔ لوہے کو سونا بنانے کا علم۔

۲۔ علمِ حقیقی اور اراداتِ حق تعالیٰ سے حاصل ہونے والی باطنی فتوحات۔

۳۔ شک و شبہ سے پاک کتابیں مراد قرآن و حدیث و فقہ و تفسیر اور کتبِ اولیاء اللہ۔

۴۔ یعنی حضوریِ حق تعالیٰ کے ذریعے دیدارِ الہی تک پہنچ جائے۔

۵۔ غنائیت سے مراد دنیا و عقبیٰ کی تمام نعمتوں سے دل کی سیری اور طمانیت ہے۔

۶۔ اس دنیائے دون کا جال اس کے تصرف میں رہتا ہے۔ (ڈاکٹر سلطان الطاف علی)

اے عزیز جان لے! تصور اسم اللہ ذات کے علم حاضرات کی کنہہ سے چار مراتب کھلتے ہیں اور اس علم پر عمل کرنے سے یہ چاروں مراتب تصرف میں آجاتے ہیں۔ پہلا مرتبہ ظل اللہ بادشاہ کا ہے۔ دوسرا مرتبہ اس ولی کا ہے جو سات زمینوں اور نو آسمانوں میں ماہ سے ماہی تک طیر سیر کر سکتا ہے۔ تیسرا مرتبہ فنا فی اللہ بقا باللہ عارف اللہ اور مقرب الہی اولیاء اللہ کا ہے اور چوتھا مرتبہ قرب جلیل کی راہ سے آگاہ عالم باللہ کا ہے جو (اللہ تک پہنچنے کی) قطعی دلیل ہے۔ یہ سب درجات بھی علم حاضرات کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں جو ابتدا سے انتہا تک کے تمام جزوی اور کلی علوم کا خاتمہ اور ان کا احاطہ کرتا ہے۔ صرف اسم اللہ ذات کا تصور ہی اس راہ کی تمامیت تک پہنچاتا ہے۔

جو شخص علم قدیر کی قدرت کا یہ قاعدہ نہیں جانتا اور ہر ممکن طور پر علم حاضرات تک نہیں پہنچتا وہ احمق ہے کہ خود کو عامل، فقیر کامل اور ولی اللہ کہلواتا ہے۔ یہ طریق کی نہیں تو فیتق کی راہ ہے، تفریق کی نہیں تحقیق کی راہ ہے، یہ تقلید کی نہیں تو حید کی راہ ہے۔ نہ یہ رنج گنج ہے کی راہ ہے۔ یہ دلخواہی کی راہ ہے نہ کہ گمراہی کی۔ یہ مشاہدہ اور معرفت کی راہ ہے نہ کہ محنت و مجاہدہ کی۔ یہ راہ اس قدر تیز رفتار ہے کہ طالب مرید کو ایک ہی نظر میں علم حاضرات کے ذریعے لوح محفوظ کے علم کے مطالعے تک پہنچا کر نفس اور بدعت کے قبر سے بچا لیتی ہے۔ یہ راہ لایحتاج ہے محتاج نہیں۔ یہ روزہ و نماز کی راہ ہے کہ جس میں رکوع و سجود کے دوران اللہ تعالیٰ حی و قیوم الہام کے ذریعے تمام سوالوں کے جواب دیتا

۱۔ جلیل اللہ تعالیٰ کا صفاتی اسم ہے۔ یہاں قرب حق تعالیٰ کی راہ مراد ہے۔

۲۔ جس طرح حضور علیہ السلام خاتم الانبیاء ہیں اور ان میں تمام انبیاء کے اوصاف جمع ہیں اسی طرح تصور اسم اللہ ذات سے حاصل ہونے والا علم حاضرات تمام علوم کا خاتمہ ہے اور اس میں تمام علوم جمع ہیں۔

۳۔ علم حاضرات روحانی (ڈاکٹر سلطان الطاف علی)

۴۔ قوت و اختیار کا خزانہ حاصل کرنے کے لیے ریاضت و مجاہدہ کرنا۔

ہے۔ اس راہ میں زوال نہیں بلکہ وصال کی ہوا چلتی ہے اور اللہ کی طرف سے سَوْفَ تَرَاسِیٰ کی بے آواز صدا آتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

﴿الصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ﴾

ترجمہ: نماز مومنوں کی معراج ہے۔

مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو بار بار رَبِّ اَرْزُقْنِیْ پکارتے ہیں لیکن درحقیقت وہ لوگوں کو زیر کرنے اور بادشاہ کو مسخر کرنے کے شوق میں دعوت پڑھتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر علیم دعوت ہرگز رواں نہیں ہوتا خواہ وہ ساری عمر علم الاسماء پڑھتے رہیں یا پتھر کے ساتھ سر ٹکراتے رہیں یا بادشاہ (حکمرانوں) کے پسندیدہ بن جائیں۔ عالم باللہ فقیر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے دعوت قرآن لایحتاج ہو کر پڑھتا ہے، وہ بادشاہ کا محتاج ہوتا ہے نہ مخلوق کا۔

بیت:

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ور نہ باشد پسند خلقِ چہ باک

ترجمہ: جس شخص کو اللہ پاک پسند کرے اسے کیا پرواہ کہ مخلوق اسے پسند کرے یا نہ کرے۔

قرآن پاک سے علیم دعوت پڑھنے والا ایسا (صاحب تصرف و قوت) ہوتا ہے کہ روئے زمین پر جتنے بھی عامل صاحب دعوت ہیں ان سب کے علیم دعوت کو بند کر سکتا ہے اور اگر ان پر علیم دعوت کھول دے تو کسی کو یہ قدرت نہیں کہ اسے بند کر سکے۔ جو شخص اس ترتیب کے ساتھ ایک مرتبہ

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا لَنْ تَرَاسِیْ (الاعراف-143) یعنی ”اے موسیٰ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا“ لیکن اس راہ میں ”لَنْ تَرَاسِیْ“ کی بجائے سَوْفَ تَرَاسِیْ (الاعراف-143) کی صدا آتی رہتی ہے (یعنی تو عنقریب مجھے دیکھ لے گا)۔

۲۔ حضرت موسیٰ کی دیدار الہی کی التجا۔ ترجمہ: ”یا اللہ میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں“۔

حصار میں آجائے تو پھر وہ اس حصار سے باہر نہیں آتا۔ اگر مرشد کامل اس سلسلے میں طالب پر توجہ کرے تو وہ توجہ صورت مرشد میں ڈھل جاتی ہے اور قیامت کے دن تک طالب سے جدا نہیں ہوتی اور ہر قسم کی بلا اور آفات سے اسے سلامت اور محفوظ رکھتی ہے۔ یہی مرتبہ استقامت فوق الکرامت^۱ اور مرتبہ محمود ہے جو صاحب تصور اسم اللہ ذات کی عاقبت کو محمود بنادیتا ہے۔ اہل بدعت کا مرتبہ مردود ہے اور ان کی عاقبت بھی مردود ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

﴿الْخَيْرُ الْيَوْمَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ﴾

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانا ہے۔

﴿تَفَكَّرْ السَّاعَةَ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ﴾

ترجمہ: ایک لمحہ کا تفکر دونوں جہانوں کی عبادت سے افضل ہے۔

علم دعوت دل میں، دل کی زبان سے قرآن پڑھا جاتا ہے۔ علم دعوت زبان میں، پہلے زبان پر اسم اعظم کی زبان میں کُنْ فَيَكُونُ کی سیاہی سے لکھا جاتا ہے جس سے یہ لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَيُفِّ الْرَحْمَتَانِ (فقراء کی زبان رحمن کی تلوار ہے) بن جاتی ہے۔ ایسی قاتل دعوت میں قلب کی زبان سے قرآن پڑھا جاتا ہے جو قرب اللہ تک پہنچا دیتا ہے۔ علم دعوت زبان میں روح، جو قدرت کا امر ہے، کی زبان سے قرآن پڑھا جاتا ہے جس سے انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس تک روحانی طور پر

۱۔ یہاں حصار سے مراد علم دعوت پڑھنے کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں: (i) مرشد کی اجازت کے بغیر دعوت نہیں پڑھنی چاہیے۔ مرشد کی اجازت کے بغیر دعوت پڑھنا خطرناک ہے۔ (ii) پڑھنے والا ولی اللہ ہو اور تصور اسم اللہ ذات میں کامل ہو۔ (iii) علم دعوت پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ علم دعوت میں عامل، کامل، پاکباز اور صاحب یقین ہو۔ (iv) ناقص کو ہرگز علم دعوت نہیں پڑھنا چاہیے۔ حضرت نخی سلطان باہو فرماتے ہیں ”اگر کوئی تلوار سے سر بھی اڑا دے تو تب بھی ناقص کے لیے بہتر ہے کہ وہ دعوت پڑھنے کی جرأت نہ کرے۔“ (مجلس الفقراء تصنیف لطیف خام

سلطان الفقراء حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس)

۲۔ استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔

رسائی نصیب ہوتی ہے۔^۱

علمِ دعوتِ زبان کے دورانِ دم (سانس) کے ساتھ قرآن پڑھنے سے (طالب کے) ہر سوال کا جواب حضورِ حق تعالیٰ سے آتا ہے اور اس تک پہنچایا جاتا ہے۔ علمِ دعوتِ زبان میں قرآن پڑھنے سے ایسا نورِ توفیق حاصل ہوتا ہے جس سے (طالب کا) وجود سر سے قدم تک نور میں ڈھل جاتا ہے۔ اس صاحبِ نور کی ہر بات قربِ حضور سے ہوتی ہے۔ علمِ دعوت کے دورانِ نفس کی زبان سے صرف وہ قرآن پڑھے جس کے وجود میں نفسِ اسرارہ کی نفسانیت بالکل باقی نہ ہو۔

علمِ دعوتِ دم، ایک لمحہ کے علمِ دعوت، ایک دن رات کے علمِ دعوت، ایک ہفتہ کے علمِ دعوت، ایک ماہ کے علمِ دعوت، ایک سال کے علمِ دعوت، ماضی، حال اور مستقبل کے علمِ دعوت میں دعوت کے ذریعے قربِ ربانی پانے والا (روحانی طور پر) لاہوت لامکان میں پہنچ کر قرآن پڑھتا ہے۔ اسے غیب دانی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ظاہری آنکھوں سے غیب دانی ایک جنونیت ہے اور شیطانی (وسوسہ) اور غول بیابانی کا عمل ہے۔ اس کے علاوہ یہ راہ نہ کشف کی ہے اور نہ ہی کرامات کی، بلکہ یہ فنا فی اللہ ذات، مقرب الحق، فقیر جامع، عالم باللہ اور عالم منتہی کی برحق راہ ہے۔

صاحبِ دعوتِ علمِ دعوت میں سورۃ منزل اور دعائے سیفی کو ترتیب کے ساتھ پڑھتا ہے تو عرش و کرسی، لوح و قلم، نو آسمانوں اور زمین کے سات طبقات کو یوں جہنم دیتا ہے کہ انبیاء اور اولیاء اللہ کی ارواح عبرت میں آجاتی ہیں اور فرشتے حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ فقیر عالم باللہ قرآن پاک کی آیات سے اس طرح دعوت پڑھتا ہے کہ دونوں جہان اس کی قید میں آ جاتے ہیں۔ یہ ایسا علم

۱۔ حضرت تنخی سلطان باھو طالب کے روحانی مقام کے مطابق دعوت کے درجات بیان فرما رہے ہیں۔ پہلے درجہ پر دعوت ظاہری زبان سے پڑھی جاتی ہے، پھر قلب کی زبان سے، پھر روح کی زبان سے اور جب طالب فنا و بقا کے مراحل طے کر لیتا ہے اور اس کا نفس، قلب اور روح تینوں نور میں ڈھل جاتے ہیں تو وہ علمِ دعوت میں کامل ہو جاتا ہے۔

۲۔ بھوت پریت۔

دعوت ہے جس کے علم کا مطالعہ ربع مسکون کی بادشاہی عطا کر کے تختِ سلیمانی پر بٹھادیتا ہے۔ یہ فقیر کے ابتدائی مراتب ہیں۔ جو فقیر دونوں جہانوں پر امیر ہوتا ہے اس کے شب و روز شدت اور سختی کی حالت میں گزرتے ہیں۔ وہ سنگِ پارس کی طرح ہے، ہر وجود جو ناقص لوہے کی طرح ہوتا ہے جب اس کی صحبت میں آتا ہے تو خالص سونا بن جاتا ہے۔ وہ صادقوں کو علمِ تصدیق کا مرتبہ نصیب کر کے صدق تک پہنچاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾ (انعام۔ 69)

ترجمہ: وہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (کے ساتھ) ہیں کتنے اچھے ہیں یہ لوگ بطور رفیق۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

﴿الرَّفِيقُ ثُمَّ الطَّرِيقُ﴾

ترجمہ: پہلے رفیق تلاش کرو پھر راستہ پر چلو۔

اس (فقیرِ کامل) کے طالب ہمیشہ حضوری میں باشعور رہتے ہیں۔ پس اس مرتبہ پر مغرور نہ ہو کیونکہ مردوں کی راہ تو اس سے بھی آگے فنا و رفقاء، بقا و ربقا، لقاد و رلقا ہے۔ اس (مرشدِ کامل) کے سامنے با حیارہ اور اللہ سے ڈرتا رہ۔ فتحِ علم سے ہے۔ علم کا ظاہر عبادات اور مقامات (کے متعلق) ہے جبکہ علمِ لدنیؑ، وارداتِ غیبیہؑ اور اللہ کی کتاب قرآن سے حاصل ہونے والی فتوحاتِ لاریہیہؑ علم کا باطن ہیں۔ (علمِ باطن کی) ان تینوں اقسام کا نقش طلب کر جن کا عمل تجھے دونوں جہان کا

۱۔ دنیا کے تین حصوں پر پانی ہے اور چوتھا حصہ خشکی ہے، اس چوتھے حصے کو ربع مسکون کہا جاتا ہے جس پر مخلوق آباد ہے۔

۲۔ اللہ سے بلا واسطہ حاصل ہونے والا علم۔

۳۔ غیب سے وارد ہونے والے علوم۔

۴۔ ایسی باطنی فتوحات جن میں شک کی گنجائش نہ ہو۔

تماشا دکھائے۔

مذکورہ نقوش یہ ہیں: تصور طریق، تصور توفیق، تصور تحقیق اور تصور دریاے عمیق۔

تصور تحقیق

تصور طریق

اللہ

تصور دریاے عمیق

تصور توفیق

اور تصور طریق یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور سے ایک ہی سانس میں دونوں جہان کی طاعت کو طے کر لے جس سے دونوں جہان کا نظارہ ہمیشہ کے لیے اس کے مد نظر آ جائے۔ تصور تحقیق یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کے ذریعے خود کو قرب الہی سے حضوری تو حید تک پہنچائے اور ہمیشہ اللہ کی نظر رحمت میں منظور رہے۔ تصور دریاے عمیق یہ ہے کہ (تصور کرنے والا) اسم اللہ ذات کے تصور کے ذریعے دریاے تو حید میں اس طرح داخل ہوتا ہے کہ پھر وہ دوران زندگی اور موت کے بعد بھی کبھی تو حید سے باہر نہیں نکلتا اور اس کے قلب اور قالب کے ساتوں اندام میں تو حید کا نور منکشف ہو جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ حضوری میں رہ کر اللہ کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے باتیں کر رہا ہے۔ جس کو ان تین تصوروں کی راہ معلوم نہیں وہ طریقت میں تصور کے صحیح طریقہ سے آگاہ ہی نہیں ہے کیونکہ کل و جز کی تمام مخلوقات، ذات و صفات، الہام کی تجلیات، کلام، نور،

۱۔ قلب کے ساتوں اندام سے مراد "باطنی حواس" ہیں یعنی نفسی، قلبی، روحی، مری، مخفی، مخفی اور انا۔

۲۔ اللہ کی طرف سے خیر کی کوئی بات دل میں ڈالنا۔

حضور، مغفور، شوقِ الہی کا سرور صرف اللہ اللہ اللہ (اسم اللہ ذات) سے حاصل ہوتے ہیں۔ صرف اسی سے باطن معمور ہوتا ہے اور فنا و بقاء، دیدار اور لقا کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ عالم باللہ اسی اسم اللہ سے صانع (اللہ) کی بنائی ہر شے (کی حقیقت) سے پردہ اٹھاتا ہے اور (طالب کو) دکھاتا ہے۔ اسی سے گنجِ الحرمین^۱، شرف الدارین^۲، تصرفِ کونین^۳ حاصل ہوتے ہیں اور طالب عین نما، با عین صفا، با عین بقاء، با عین فنا، با ادب با حیا ہو کر اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (مجلس کی) حضوری حاصل کرتا ہے۔ اس نقش کے تصور میں ہی سب کچھ ہے کیونکہ اسی سے ہمیشہ جاری رہنے والا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی سے وہ علم حاصل ہوتا ہے جس کی طے میں تمام علوم ہیں۔ اسی سے حاضرات کی توفیق نصیب ہوتی ہے جس سے تجھے درپیش ہر مطلب حاصل ہوتا ہے۔ اسی سے علمِ ناظرات حاصل ہوتا ہے جو اللہ کی نظرِ رحمت میں منظور بناتا ہے۔

بیت:

از اسم اللہ نقش محمدؐ بجو

آنچہ ماسوئی اللہ از دل بشو

ترجمہ: اسم اللہ سے نقش محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاش کر۔ اللہ کے سوا تیرے دل میں جو کچھ بھی ہے اسے اپنے دل سے نکال دے۔

یہ نقش ظاہر میں توفیق اور باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیق ہے۔

۱۔ حرمِ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ (ڈاکٹر سلطان الطاف علی)

۲۔ دونوں جہانوں کا شرف۔

۳۔ دونوں جہانوں پر تصرف۔

مذکورہ نقش یہ ہے:

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ

تصور اسمِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار طریقے ہیں جن سے چار قسم کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ جو کوئی اسمِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرتا ہے یہ اس کے دل میں قرار پکڑ کر قلب کو زندہ کر دیتا ہے اور نفس کو بالکل ماردیتا ہے کیونکہ یہ تصور کامل فقیر کے مرتبہ فنا فی اسمِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر امیر ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جب اسمِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کے دل میں آجاتا ہے تو یہ اسمِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لے جاتا ہے۔ وہ اس مجلس کو دیکھ لیتا ہے، پہچان لیتا ہے اور پالیتا ہے۔ اسمِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی اسمِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے تصور میں لاتا ہے تو اس تصور سے کل و جز کی ہر چیز اس پر ظاہر ہو جاتی ہے اور اس کا وجود مغفور ہو جاتا ہے۔

آیت مبارکہ ہے:

لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (الفح-2)

یعنی اس مرتبہ تک پہنچانے والا ہے۔

ترجمہ: تاکہ بخش دے تجھے اللہ جو آگے ہو چکیں تجھ سے لغزشیں اور جو پیچھے رہیں۔

لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ صاحب تصور انسان ہو، نہ کہ گائے گدھے کی حیوانی صفات رکھنے والا۔ چوتھا طریقہ یہ ہے کہ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور سے حضرات حاضر ہو جاتے ہیں۔ صاحب تصور علمِ ناظرات سے انہیں دیکھ لیتا ہے پھر اس کے دل میں کوئی آرزو باقی نہیں رہتی۔ یہ نقش پہلے ہی دن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (مجلس کی) حضوری سے معرفت کا مرتبہ عطا کروانے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ علمِ حضوری پر گواہ ہے۔ حضوری کی بجائے کسی اور طرف رجوع کرنا گناہ ہے۔ جو مرشدِ حضوری کے مرتبہ اور منزل تک نہیں پہنچاتا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تلقین نہیں دلاتا وہ مرشد گمراہ ہے اور اس کے طالب رو سیاہ ہیں۔

نقشِ فنا فی الشیخ سے شیخ کی توجہ، تفکر اور تصرف حاصل ہوتا ہے۔ جس طالب کو بھی شیخ نوازتا ہے اس کے مرتبہ کو اپنے مرتبہ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ شیخِ حضوری کا نام ہے جو دائمی حضوری میں رہتا ہے۔ اس کے لیے طالبوں اور مریدوں کو حضوری عطا کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ اس کا باطن معمور ہوتا ہے۔ مذکورہ تصورِ شیخ (کرنے کا طریقہ) یہ ہے کہ شیخ کی لازوال خزانے بخشے والی صورت ہر حال میں تصور میں رہے۔ (فنا فی الشیخ کے مقام پر پہنچ کر) جس طالب کی صورت شیخ کی صورت سے بدل جائے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ فنا فی الشیخ سے فنا فی اللہ فقیر کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے جس سے طالب کو نجات، مصائب میں کمی اور مستی میں بھی ہوشیاری حاصل ہوتی ہے اور وہ باطل بدعت سے مکمل طور پر استغفار کر کے شیخ کے ہاتھ میں موذی کافروں کو قتل کرنے والی تلوار کی طرح ہو جاتا ہے۔ جب تصورِ شیخ سے (طالب کی) صورت (شیخ کی) صورت سے مل کر یک وجود ہو جاتی ہے تو طالب قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (کہو کہ اللہ واحد ہے) پڑھتا ہے۔ پھر شیخ کی صورت طالب مرید کو اس کا ہر مطلب عطا کرتی ہے اور جس منزل و مقام پر بھی طالب چاہے پہنچا دیتی ہے۔ فنا فی الشیخ کے اس مقام پر پہنچ کر طالب میں پہلے جیسی بے یقینی باقی نہیں رہتی، اس کا یقین درست ہو جاتا ہے اور اسے (مرشد کی) تلقین پر مکمل اعتبار ہو جاتا ہے۔

طالب شیخ پر اپنی جان قربان کرتا ہے اور مرشد کا یا ر غار و غم بردار بن جاتا ہے۔ ترک و توکل^۱ میں وہ جسم با جسم، اسم با اسم، قلب با قلب، روح با روح، دم با دم اور قدم با قدم شیخ کے ساتھ مل جاتا ہے۔

نقش

فَنَافِي الشَّيْخِ

فَنَافِي الشَّيْخِ

جب طالب شیخ کی صورت کا تصور اپنے وجود میں لاتا ہے تو شیخ کی صورت اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتی ہے۔ اس طریقہ سے فنا فی الشیخ کا اعلیٰ مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ ورنہ صورت کی بت پرستی مرتبہ فنا فی الشیطان ہے۔ یہ نقش فقیر کے لیے فیض اثر، نفس پر قہر، صاحب نظر اور باطن کا خضر^۲ ہے۔ فقیر کی نظر میں سونا چاندی اور مٹی برابر ہیں بلکہ وہ نفس پر حکمران ہوتا ہے۔ فقیر کا ابتدائی مرتبہ یہ ہے کہ اس کی زبان پر قرآن اور تفسیر کا علم ہوتا ہے۔ فقیر علم فقہ کے مطالعہ سے روشن ضمیر ہوتا ہے کیونکہ فقہ تمام مذکورہ درجات کے مشاہدہ کا رہبر ہے۔

۱۔ ہر غیر ماسوی اللہ کا کامل ترک کرنا اور صرف اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرنا۔

۲۔ باطن میں رہنمائی کرنے والا۔

اس کا نقش یہ ہے:

فرخ
فقر
فرخ

جو کوئی اسم فقر کا تصور کرتا ہے، اسم فقر اسے سلطان الفقر تک لے جاتا ہے۔

❖ الْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

جو محتاج ہوتا ہے وہ فقیر نہیں ہو سکتا۔ فیض اور فضل فقر کی روح ہے۔ فقر رحمت ہے، فقر لطف ہے، فقر ہدایت ہے، فقر ولایت ہے، فقر غنائت ہے، فقر فنا و بقا ہے، فقر رضا و قضا ہے، فقر قدرت ہے، فقر جمعیت، جمال اور جلال ہے، فقر علم ہے، فقر سر الاسرار ہے۔ فقر حضوری عطا کرنے والا نور اور عقل کامل باشعور ہے۔ فقر ہی مالک الملک، مقرب ربانی، ملک سلیمانی کی بادشاہی ہے۔ فقر علم کیمیا پر تصرف کا خزانہ ہے۔ فقر حیات و ممات ہے۔ فقر علم و درجات ہے۔ فقر ہی نفس، دم، قلب، روح اور محبت میں چلنے والا دل ہے۔ ان تمام مراتب کا جامع مرتبہ اسم فقر کے تصور سے گھلتا اور ظاہر

۱۔ بابرکت۔

۲۔ سلطان الفقر کے مرتبہ کے تفصیلی مطالعہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں ”رسالہ روحی شریف“ مصنف سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو (ڈاکٹر سلطان الطاف علی)۔ اور رسالہ روحی شریف کی عبارت کی شرح کیلئے ملاحظہ فرمائیں ”شمس الفقرا“ باب سلطان الفقر۔ تصنیف لطیف خادم سلطان الفقر حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس (مترجم)۔

۳۔ عام دھاتوں کو سونا بنانے کا علم یعنی ناقص کو کامل بنانے کا علم۔

ہوتا ہے۔ فقر کے تین حروف ہیں۔ ف، ق، ر۔ حرف ”ف“ سے فنائے نفس، حرف ”ق“ سے قہر بر نفس اور حرف ”ر“ سے راضی بر خدا مراد ہے۔ اسی طرح حرف ”ف“ سے فخر، حرف ”ق“ سے قرب اور حرف ”ر“ سے راز بھی مراد ہے۔ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ مراتب (اللہ کی) محبت (سے حاصل ہوتے ہیں) ہیں۔ حرف ”ف“ سے فضیحت، حرف ”ق“ سے قہر خدا اور حرف ”ر“ سے فقر ملب کو رد کر دینا مراد ہے۔

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرٍ الْمَكِيَّتِ

ترجمہ: میں منہ کے بل گرنے والے فقر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

شرح دوم

مکمل مرشد اور پیر کامل کی علامات

أَيُّهَا الْمُؤْمِنُ کی حقیقت کو جان لے کہ حق کی طلب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ط (آل عمران-31)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیں کہ اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

پس جو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کیے بغیر صرف شیخ زادہ ہونے کی وجہ سے خود کو راہبر و پیشوا بنا لیتا ہے وہ خود بھی ضلالت (گمراہی) میں ہے اور دوسروں کے لیے بھی

۱۔ یعنی اللہ کا خطاب أَيُّهَا الْمُؤْمِنُ صرف اس مومن کے لیے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل ظاہری و باطنی اتباع کرنے والا ہے۔

۲۔ مرشد کی نسبی اولاد۔ یعنی بغیر کاملیت کے صرف نسب کی بنیاد پر تلقین و ارشاد شروع کر دے۔

مضل (گمراہ کرنے والا) ہے۔

کَمَا قَالَ شَيْخٌ جَنِيْدٌ (و) شَبْلِي: إِذَا رَأَيْتَ صُوفِيًّا وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ تَفْسِيْرٌ وَعَلَى يَمِيْنِهِ أَحَادِيْثٌ وَعَلَى شِمَالِهِ كُتُبُ الْفِقْهِ تَعْلَمُ إِنَّهُ شَيْطَانٌ وَمَا صَدَرَ عَنْهُ مَكْرٌ وَاسْتِدْرَاجٌ ط

ترجمہ: جیسا کہ شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ اور شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تو کسی ایسے صوفی کو دیکھے جس کے سامنے تفسیر، دائیں طرف حدیث اور بائیں طرف فقہ کی کتابیں نہ ہوں تو سمجھ لو کہ بے شک وہ شیطان ہے اور جو کچھ اس سے ظاہر ہو رہا ہے وہ تمام مکر اور استدراج ہے۔ یعنی اگر اس کا ایک بھی قول یا ایک بھی عمل شریعت اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف دیکھے تو ایسے صوفی کو شیطان سے منسوب کرے۔ پس ایسے شخص سے سب کو اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایسا جاہل شخص پیرو پیشوا نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (الاعراف-199)

ترجمہ: اور جاہلوں سے منہ موڑ لیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (البقرہ-67)

ترجمہ: میں جاہلوں میں سے ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

سگ تر شود از بول پاک تر باشد

از آن کے کہ کند اختلاط با عامی

ترجمہ: جو شخص کمینوں سے میل جول رکھتا ہے وہ کتے سے بھی بُرا ہے۔ گویا وہ پیشاب سے پاک ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ • الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ • مِنَ الْخَنَّاسِ •﴾ (الناس 4-6)

ترجمہ: (میں پناہ مانگتا ہوں) خناس کے وسوسوں کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

تفسیر منیر میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بنی شیطان دو قسم کے ہیں، جن شیطان جو کہ مشہور ہیں اور انسانی شیطان جیسا کہ جاہل شیخ۔ جن شیطان کی برائی پوشیدہ ہے جبکہ جاہل شیخ کی برائی ظاہر ہے۔ پس سب سے پہلے ضروری ہے کہ پیر کامل کے اعمال اور اقوال مذکورہ طریقہ (یعنی شریعت) کے مطابق ہونے چاہئیں۔ بعد ازاں اس کے لیے لازم ہے کہ وہ چار علموں سے آگاہ ہو۔ ان امور کی بجا آوری کے بعد اس کی پیری قبول کرنے کی چار شرائط ہیں۔ اگر وہ ان شرائط پر پورا اترتا ہو تو اسے پیر بنانا چاہیے ورنہ کسی (ناقص) کو اپنا ہاتھ نہیں پکڑانا چاہیے تاکہ نہ خود گمراہ ہونے دوسروں کو گمراہ کرے۔

اول یہ کہ وہ تفسیر اور احادیث کے مکمل علم سے واقف ہو یعنی جانتا ہو کہ کیا مانع ہے اور کیا منسوخ، کیا معمول ہے اور کیا غیر معمول، اور ان میں باہم تمیز کر سکتا ہو اور یہ کہ اس پر فرض ہے کہ وہ اللہ کے کلام پر ایمان لاتا ہو البتہ اللہ کے تمام کلام پر عمل کرنا فرض نہیں ہے۔ جب تو اس راہ پر استقامت اختیار کر لے گا تو نفس اور شیطان طرح طرح کے برے طریقوں اور نفسِ مہمہ کے فریبوں کے ذریعے تجھ سے پیش آئیں گے جس طرح بارش کے قطروں میں یا سراب اور گرد و غبار میں یا جس طرح گرمیوں کے موسم میں گرم دوپہر میں اچانک عجیب و غریب طرح طرح کے رنگ (ہماری نظروں کے سامنے) نمودار ہوتے ہیں (جس طرح یہ رنگ حقیقت نہیں بلکہ ہمارا فریب نظر ہوتے ہیں اسی طرح نفس و شیطان بھی ہمیں فریب دیتے ہیں)۔ اسی طرح نفس اور شیطان

۱۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات فرض نہیں ہیں بلکہ احکامات تو فرض، واجب، مباح اور مستحب بھی ہیں۔

دس ہزار حجاب تیرے سامنے لائیں گے۔ کبھی قسم قسم کے باغ، خوبصورت لڑکیاں اور جوان، صاف و شفاف نہریں، حور و قصور اور عرش و کرسی تیرے سامنے پیش کریں گے جو اصل میں موجود نہیں ہوں گی۔ اس دوران اگر غفلت کی وجہ سے تجھ سے کوئی غیر شرعی کام سرزد ہو گیا تو شیطانی عرش و کرسی تیرے سامنے ظاہر ہو جائیں گے۔

پس مرشد کامل وہ ہے جو طریقت کے چار (پُر فریب) طریقوں سے طالب کو سلامتی کے ساتھ گزار کر حقیقت تک پہنچا دے۔ یہ چاروں طریقے، جو انا اور زندگی کے مترادف ہیں، یہ ہیں: پہلا (پُر فریب) طریقہ جس سے صاحب طریقت کو واسطہ پڑتا ہے، یہ ہے کہ انسانیت اور غرور سے بھرپور نفس سے ظاہری کشف و کرامات کا ظہور ہوتا ہے جس سے عارضی خوشی اور راحت تو ملتی ہے لیکن یہ مقام اللہ کے قرب اور وصال سے بہت دور ہے۔ اگرچہ یہ مقام مخلوق کی نظر میں ثواب ہے لیکن خالق کے نزدیک حجاب ہے۔ دوسرا (پُر فریب) طریقہ جو صاحب طریقت کی راہ میں آتا ہے یہ ہے کہ اس پر رجوعاتِ خلق اور جنونیت کا غلبہ رہتا ہے۔ دنیا کی طلب میں گرفتار اہل دنیا (اپنے دنیاوی مسائل کے حل کے لیے) اس کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں۔ مخلوق کے نزدیک وہ فریادیں ہوتا ہے لیکن خالق کے نزدیک وہ ناقص اور اہل ہوا و ہوس ہوتا ہے۔ تیسرا (پُر فریب) طریقہ جو صاحب طریقت کو درپیش ہوتا ہے، یہ ہے کہ وہ چرند پرند کو مسخر کر لیتا ہے۔ مخلوق کے نزدیک تو یہ طیر سیر ہے لیکن خالق کے نزدیک یہ مراتبِ غیر ہیں۔ چوتھا (پُر فریب) طریقہ جس سے صاحب طریقت کا واسطہ پڑتا ہے، یہ ہے کہ وہ ناسوت، جبروت اور ملکوت کے مقامات اور طبقات کا مشاہدہ اور سیر کرتا ہے۔ مخلوق کے نزدیک وہ غوث اور قطب ہوتا ہے لیکن بالائے عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک طریقت کی انتہا کے ستر ہزار مقامات کی معرفت و حقیقت سے محروم ہوتا

۱۔ یعنی شیطان تیرے بد اعمال تجھے خوبصورت بنا کر دکھائے گا اور تجھے اپنے جال میں مزید پھنسا لے گا۔

۲۔ کفر، منافقت، کسی خدا کو نہ ماننا۔

۳۔ فریاد پوری کرنے والا۔

ہے۔ اگرچہ سکرو صحو کے غلبات کی وجہ سے وہ خود کو حضوری میں رہنے والا عارف سمجھتا ہے لیکن اصل میں سکرو صحو کے اثرات سے بہت دور ہوتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ شریعت کے لحاظ سے **الْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ** یعنی ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔ اسی لیے غوث، قطب، اوتاد اور ابدال کے نزدیک یہ محض مقامات کبیرہ و صغیرہ ہیں۔ مقامات صغیرہ سے مراد زمین کے ساتوں طبقات کے مشاہدات ہیں اور مقامات کبیرہ سے مراد آسمان کے نو طبقات، عرش، کرسی، لوح اور قلم کے مشاہدات ہیں۔ فقیر عارف باللہ کے لیے مقامات صغیرہ پر نظر رکھنا گناہ صغیرہ ہے اور مقامات کبیرہ یعنی نوافلاک کی طیسر پر نظر رکھنا گناہ کبیرہ ہے۔ توحید اور معرفت الہی **إِلَّا اللّٰه** میں غرق ہو کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہونے کے سوا اس کے لیے ہر شے گناہ ہے۔ وہ آنکھ ہی نہ رہے جو معرفت **إِلَّا اللّٰه** اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کے سوا کچھ اور دیکھے۔

بیت:

دیدہ آن باشد کہ بیند عین نور

دیدہ آن باشد بود مجلس حضور

ترجمہ: آنکھ اسے کہتے ہیں جو عین نور دیکھتی ہے۔ آنکھ وہ ہے جسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہے۔

فقیر جو کچھ کہتا ہے حساب سے کہتا ہے نہ کہ حسد سے۔ (اس کا کلام) توحید، معرفت الہی اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رو سے ہوتا ہے۔ آفرین ہے اس پر جس کا ظاہر و باطن ہمیشہ کے لیے ایک ہو چکا ہو اور جو دن رات مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری اور نور میں غرق

۱۔ سکر عشق حقیقی میں خماری اور مدہوشی کی حالت ہے جبکہ صحو خماری سے ہوشیاری کی طرف لوٹنے کو کہتے ہیں (مترجم)۔ صحو ہوشیار باش رہنے کی کیفیت ہے (ڈاکٹر سلطان الطاف علی)۔
۲۔ یعنی وہ ہر حقیقت سے آگاہ ہوتا ہے اور جو کچھ بولتا ہے امر ربی سے حق بولتا ہے۔

رہتے ہوئے بھی لوگوں میں عام انسان کی طرح رہتا ہے حالانکہ وہ صاحبِ نظر ہوتا ہے۔ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے۔ باطن کی خبریں دینا بظاہر بہت مشکل اور دشوار کام ہے لیکن کالمین کے نزدیک یہ ایک پلک جھپکنے جیسا (آسان) ہے۔ ان کے تمام افعال (خواہ ظاہری ہوں یا باطنی) دونوں احوال میں ان کی یہی کیفیت ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوں۔

حضرت آدم علیہ السلام سے خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام تک اور پھر خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قیامت کے دن تک کوئی بھی شخص خواہ بچہ اور ہوا سے بھی تیز دوڑے پھر بھی وہ ہرگز مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دہلیز اور معرفت الہی کی دراز راہ کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن مردِ کامل (مرشدِ کامل) اسے اسم اللہ ذات کی برکت سے پلک جھپکنے میں اس راہ کے صاحبِ راز کے مقام تک پہنچا سکتا ہے۔ صاحبِ تصور اسم اللہ ذات کا ریاضتِ طبقات سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ وہ اسم اللہ ذات (کے ذکر و تصور) سے اسم اللہ کی انتہا یعنی ”ذات“ تک پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوں۔

بعض لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اپنی نظر کی کشش اور ذکرِ دم کی توجہ کے ذریعہ اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور انہیں مسخر کر لیتے ہیں۔ پس اس قسم کے دم نوش لوگ سانپ کی طرح ہیں اور پروردگار کی معرفت سے بہت دور ہیں۔ بعض لوگ تفکر اور ذکر سے دل کو (تصور میں) پیٹ میں لا کر سینہ کی طرف کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جس دم ہے۔ یہ جھوٹ اور غلط کہتے ہیں۔ یہ ایک بے فائدہ عمل ہے کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں ذکر خود بخود جاری ہو جاتا ہے۔ پھر ایسے جس دم کرنے والے لوگوں کو تلاش کرنے اور ان کی تقلید کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ بعض لوگ اپنے آپ کو ذرا قلبی کہتے ہیں اور سانس کو روک کر ناک کے سوراخ سے باہر نکالتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ تو ایسے بد مذہب لوگوں کا منہ تک نہ دیکھے کیونکہ اس

طرح سانس کو روکنا تو کفار اور اہل زنا کا کام ہے۔ ایسے لوگوں سے ہزار بار توبہ کرنی چاہیے۔ دین اسلام کے لحاظ سے جس کے معنی یہ ہیں کہ اپنے ارد گرد شرک و بدعت اور صغیرہ و کبیرہ گناہوں کے خلاف حصار باندھا جائے اور اپنے ایمان اور اسلام کو جس (یعنی اپنی گرفت) میں رکھے۔ یعنی مومن مسلمان ہونا بہت ہی مشکل کام ہے۔

جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

﴿الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدِهِ وَلِسَانِهِ﴾

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

اس کے معنی یہ نہیں کہ سانس کو تو روک کر جس دم کر لیا جائے لیکن اعمال نص و حدیث کے منافی کئے جائیں۔ ایسا کرنا بے فائدہ ہے اور کفار اور ان جیسے لوگوں کا طریقہ ہے۔ اگر جس دم کرنے والے مندرجہ ذیل آیت (میں نفس پر ظلم) کے معنی یہی سمجھیں (یعنی جس دم کو ہی نفس پر ظلم سمجھیں) اور دعویٰ کریں کہ وہ اپنے نفس پر حاکم ہیں حالانکہ وہ اس کے غلام ہیں، تو ان کا یہ دعویٰ غلط ہے۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور ان کا عمل اس آیت کے خلاف ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ﴾ (الکہف-35)

ترجمہ: اور وہ جنت میں گیا اور وہ اپنے نفس کے لیے ظالم ہے۔

آیت مذکورہ میں نفس سے مراد چار پرندے ہیں یعنی شہوت کا مرغ، زیب و زینت کا مور، حرص کا کوڑا اور خواہشاتِ نفس کا کیوتر۔ جب یہ چاروں پرندے مار دیے جائیں گے تو شیطانِ نفس سے جدا ہو جائے گا۔ صاحبِ نفس اپنے نفس پر حاکم ہو جائے گا اور نفس نڈھال ہو کر اس کی قید میں آ جائے گا اور مر جائے گا۔ پس نفس کے مرنے میں ہی قلب کی حیات ہے۔ کلامِ الہی کی اس آیت کے مطابق اسے اربع عناصر (پر تصرف) حاصل ہو جائے گا۔

۱۔ زنا سے مراد وہ دھماکہ ہے جسے برہمن اپنی کمر کے گرد باندھتے ہیں۔ اہل زنا سے مراد کافر ہیں۔

۲۔ چار عناصر آگ، ہوا، پانی اور مٹی، جن سے انسان کا جسم اور تمام کائنات تخلیق ہوئی۔

❁ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُنْخِی الْمَوْتِی ط قَالَ أَوْلَمْ تُؤْمِنِ ط قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لَّیَظْمَرُنَّ قُلُوبِی ط قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيَنَّكَ سَعِیًا ط وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ط (البقرہ-260)

ترجمہ: اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے پروردگار! مجھے دکھا کہ تو مردے کو کس طرح زندہ کرتا ہے، تو حکم ہوا کیا تو اس پر یقین نہیں کرتا؟ عرض کیا مجھے یقین تو ہے لیکن صرف اپنے دل کی تسلی کی خاطر دیکھنا چاہتا ہوں۔ حکم ہوا چار پرندے لے اور ان کو اپنے ساتھ مانوس کر لو۔ پھر ان کے اجزاء مختلف پہاڑوں پر رکھو اور پھر انہیں بلاؤ، تو پھر وہ تمہاری طرف دوڑ کر آئیں گے۔ پھر تمہیں علم ہو جائے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

بیت:

عبث را بگذار ہدم جس را

غرق فی التوحید شود عارف خدا

ترجمہ: اے ہدم! اس جس دم کو چھوڑ دے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ توحید میں غرق ہو کر عارف خدا ہو جا۔

(طالب مولیٰ کے لیے ضروری ہے کہ) تین علوم کی معرفت حاصل کرے۔ علم شریعت، علم طریقت اور علم حقیقت۔ علم شریعت معرفت انسان کا علم ہے اور اس کا تعلق عالم ناسوت سے ہے۔ علم طریقت معرفت نفس کا علم ہے اور اس کا تعلق عالم ملکوت سے ہے جبکہ علم حقیقت معرفت رحمان کا علم ہے جس کا تعلق عالم لاهوت سے ہے۔ تاہم ناسوت کا علم اس جہان (دنیا) سے جڑا ہے، ملکوت کا علم اس جہان (آخروی جہان) سے اور جبروت کا علم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب ہے جو نہ اس جہان سے ہے نہ اس جہان سے، البتہ یہ بانٹان ہے لیکن علم لاهوت رحمانی اللہ تعالیٰ کے ساتھ وصال کا علم ہے جو بے نشان ہے (کیونکہ اللہ خود بے نشان

ہے)۔ علمِ ناسوت کی معرفت پر استقامت عالموں کی راہ ہے۔ علمِ ملکوت کی معرفت پر استقامت زاہدوں کی راہ ہے۔ علمِ جبروت کی معرفت پر استقامت عارفوں کا مقام ہے۔ علمِ حقیقتِ لاہوت پر استقامت عاشقوں کی راہ ہے۔ ملکوت کی معرفت حاصل کرنا اہل بصیرت کا کام ہے جن کی ہمت کم ہوتی ہے۔ وہ لوگ سچی زبان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تو کہتے ہیں لیکن اس کی حقیقت دیکھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

رَأَيْتُ رَبِّي بِعَيْنِي رَبِّي فِي قَلْبِي أَحْسَنَ صُورَةً

ترجمہ: میں نے اپنے رب کو اپنے رب کی آنکھ سے اپنے قلب میں احسن صورت میں دیکھا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی آتش سے اس مقام تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اور وہی سچے مومنین ہیں (جو اس مقام تک پہنچیں)۔

اے عزیز! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے مراد بتوں کو ترک کر کے ان کی نفی کرنا ہے اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اثبات کا مرتبہ ہے یعنی معرفتِ حق حاصل کر کے اقرارِ توحید کرنا۔ بے شک اللہ تعالیٰ برحق ہے۔

تمت بالخیر

ترجمہ: خیر کے ساتھ مکمل ہوئی۔

۱۔ اپنی تمام ترقوتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے، توفیقِ الہی سے غیر ماسوائی اللہ کو ترک کر کے ذاتِ حق تک پہنچنا ہمت کہلاتی ہے۔

۲۔ راہِ فقر میں بتوں سے مراد خواہشاتِ نفس کے بت ہیں۔

کشف الاسرار

فارسی متن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاَخَصَّاهِ

وَاَهْلَ بَيْتِهِ اَجْمَعِيْنَ ۝

اَللّٰهُ يَجْتَنِبُنِيْ اِلَيْهِ مِنْ نِّشَاءٍ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ

و درود نامحدود و بیشمار که روشن کننده ضمیر انوار از قرب پروردگار علی خاتم النبیین رسول رب العالمین محمد مصطفی حبیب خدا صلی الله علیه و آله و سلم و علی آله و اصحابه و اهل بیتهم اجمعین ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كَ تَعْبُدُ وَاِنَّا كَ تَسْتَعِيْجُنَّ - بعده میگوید مصنف تصنیف با توفیق خدا عزوجل قول تعالی و مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاَللّٰهِ عالم بالله مرتبه تحقیق قول تعالی عَلَّمَهُ اِلَّا نَسَانُ مَا لَمْ یَعْلَمْهُ - اکل الحلال و صدق المقال - دَعِ نَفْسَكَ وَ تَعَال - جمعیت بخش مجلس محمد صلی الله علیه و آله و سلم نهاد معرفت توحید خدا تعالی که از حروف علم اعظم الف کشیده که کل جز علم علوم مطالعه از الف مشاهده حضوری نماید که حاصل کردن در یک سخن - و اصل شدن مع الله با کن مذهب پاک سنی صاحب سنت و جماعت - کونین رادر طے آوردن در یک ساعت از طریقت طریقه سروری قادری و قادری با قدرت قادر قدیر -

با حوفا فی حوفا فی ولد بازید رحمت الله علیه عرف احوال ساکن پرگنه شور من منافع صوبه دار سلطنت لاهور بحکم الله جل شانہ و درخت از حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بحکم ارشاد باطن او با تلقین بر نفس خود منصف این مکی الدین عادل بادشاه هر ملک از هر طریق با طریقت ظاهر باطن آگاه - محکم النظر ناظر نگاه عارف در معرفت توحید الالائی حضوری راه که علم حضوری از مشاهده حضوری مجلس محمدی صلی الله علیه و آله و سلم گواه هر که بغیر از منصب حضوری طالب مرید را تلقین کند عظیم گناه که عاقبت طالب مرید او گمراه -

نام این رساله کشف الاسرار نهاده شد -

بر مرشد و طالب مرید لازم و فرض عین است که اول تعلیم علم دعوت کند که جمعیت بخش جاودان موافق قرآن محافات نفس شیطان تیغ برهنه قاتل الکفار موزیان پریشان که در یکدم تمام شود و بر یک قدم تمامیت ختم که خواندن اسم الله اعظم با تصور اسم ذات لطف فیض فضل بر دار جملہ آرزو غم - این چنین صاحب دعوت عامل در جهان کم که علم دعوت

سوره مزمل شکل - تمام عالم را مهمات شکل کثائی با ترتیب یکبار بخواند عمل او تا روز قیامت باز نماند - بشرط آنکه ظاهر خواننده با علم ناظرات بمذ نظر الله خود را منظور گرداند و با علم حاضرات خود را بحضور رساند و بحفظ ختم قرآن مع الله دور مدور خواند - این طریقه خواندن قرآن ظاهر توفیق و باطن تحقیق برحق است - حق بردارد و از باطل بدعت استغفار و خواننده در شریعت هشیار - بشروع سوره مزمل و عدت بتصور اسم ذات خود را در مجلس بحضور رساند بحفظ قرآن دور مدور مع محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بخواند و با علم تصرف کلمه طیبات متبرکات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ و با تصور کلمه توفیق و تصرف اسم الله ذات تحقیق -

علم دعوت سوره مزمل با ترتیب اشاره اَوْرَدُ عَلَيْهِ وَرَزَّلَ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا ۝ اِنَّا سَلَطْنٰ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ ثَقِیْلًا ۝ ط هر که بدین طریق سوره مزمل را کند و سیله یکبارگی شروع کند - بے شک هموند ارواح محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم حاضر شود از بر اسمی عند الله قول و بد تا روز قیامت از رفاقت خود جدا نگردد - هر که بدین روش سوره مزمل از علم حاضرات خواند هر دو جهان در قید تصرف او بماند - بشرط آنکه سوره مزمل خواننده دم در دم، دل در دل و نفس در نفس و قلب در قلب امر روح در روح نور جمع، جامع خلعت - لباس شریعت لطیف پوشد و لطیفه بانی هزاران هزار بشمار اندرون دل از قرب پروردگار خروشد - در مقام اَزَلِ الْاَسْتِ بِرَبِّكُمْ صحت در صفت ارواح اولیاء الله مومن مسلمان در جمله جماعت رساند اَوَ اِنْ قَالُوْا بَلٰی قَبُوْلُ بَسْتٰی پروردگار ما - هر یکی ارواح بحفظ حافظ ختم قرآن دور مدور از همه کس روحانیت حکم اجازت -

قرآن علم دعوت خواندن ظاهر توفیق و باطن حضوری تحقیق - این چنین مراتب عالم بانه را بشودن در یکدم و نمودن بر یک قدم آسان کار و ناقص را خیل دشوار - این معمار اصحاب معما اولیاء الله کثایید و عارف بنمایید که ظاهر باطن صاحب تحصیل علم مدرسه در سینه که بنمایید در سینه در وجود نفاق ماموند کینه -

بیت

رفت عمری در مطالعه با رقم

باغدا وصل نشد افسوس و غم

علم آنست که از عجب و هوا باز گرداند و باغدا رساند - هر مطالعه از مجلس محمدی صلی الله علیه و آله وسلم حضوری - هر که ازین علم رفیق و سیله با خود گواه ندارد که طلب دنیا بمرتبه گناه آرد - اول علم باید که هر چهار نفس چهار طپور را اذیح کند خرویس شہوت، زانغ حرص، طاووس زینت، بکوتر هوا -

بیت

چار بودم سه شدم اکنون دوم
و از دوی یکدستم و یکتا شدم

یکتائی وصفائی به تصور اسم الله ذات که ظاهراً حواس بسته شود و باطن حواس بکشاند و اوصاف ذمیمه از وجود بر خیزد و در برابر اعضاء نور الله میریزد -

بر هر علم عالم غالب - در مطالعه مشاهده نما مطالب یکبارگی نور گردد و قلب - فقیر مالک الملکی بحکم مالک الملک که این مرتبه از علم حاضرات است که جامع صاحب حاضرات داخل و جز و مخلوقات اگر چه بشمار است تمامی در شمار اوست و جمله علم علوم و نام فرشته یائی و قطرات مطرات باران رحمت و معرفت توحیدات، منزل و مقامات، الهام، تجلیات ذات صفات، اسماء باری تعالی اگر چه بشمار است در شمار اوست و آنچه بر روی زمین، نهال، علم، کیمیا، اکیر و سنگ پارس در کوه، خزائن الله غیبی و گنج تصرف، فتوحات علم و ارادات کتب لاریبی اگر چه بے شمار است در شمار اوست برگ درختان و برگ دیگر و اسم اعظم و اولیاء الله اگر چه بشمار است در شمار اوست -

مرد آنست که از قرآن آیات و از کلمه طیبات و از اسماء الله الحسنى متبرکات و از اسم الله ذات و از اسم حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم سرور کائنات به کلید حاضرات در قفل ناظرات در یکدم بکشد و بر یک قدم مشاهدات دولت تصرف گنج دنیا فانی و بقا جاودانی و معرفت توحید ربانی بنماید - اگر ظاهراً باطن این دولت و سعادت علم قرآن تفسیر و علم ولایت با تاثیر و علم غنایت کیمیا اکیر و علم هدایت روشن ضمیر و علم غنایت فانی الله فقیر و علم لا نهایت بر کونین امیر - اگر مرشد کامل روز اول نگر حاصل و با خدا نشد و اصل روندگان از باطنی راه الله تعالی بهره گشته پریشان خاطر گمراه - هر که این رساله را با خلوص بخواند از هیچ چیز محنتی و پوشیده نماند - هر که معما علم حاضرات داند، ملک سلیمانی در قید او دوام ماند -

بدانکه ای جانمن! از حاضرات کند تصور اسم الله ذات چهار مراتب کشاید و هر یک در علم عمل تصرف در آید - اول مرتبه بادشاهی قلل الله - دوم مرتبه طیر میر هفت زمین و نه فلک از ماه تامامی ولی الله - سوم فانی الله بقا بالله عارف الله مقرب الی اولیاء الله - چهارم قلع دلیل آگاه قریب جلیل آگاهی عالم بالله - این نیز درجات برکت از علم حاضرات است که بر کل و جز علم خاتم ختم ابتداء و انتها و تصور اسم الله ذات کردن تمامیت -

هر که این قائده قدرت علم قدیر نداند و هر قدر از علم حاضرات نرساند، هر آنکس احمق است که نام خود را عامل فقیر کامل ولی الله خواند - این راه تو فنیق است، طریق نیست - این راه تحقیق است، تفریق نیست - این راه توحید است، به تقلید نیست، این راه نه رنج گنج است - این راه دلخواه است، گمراه نیست - این راه مشاهده معرفت است، محنت

مجاہدہ نیست۔ این راہ زودتر کہ طالب مرید را علم حاضر است بعلم مطالعہ لوح محفوظ میرساند بیک نظر و بازگرداند از نفس بدعت قبر۔ این راہ لایحتاج است محتاج نیست۔ این راہ صوم صلوٰۃ است کہ در رکوع و سجود از اللہ تعالیٰ حتیٰ قیوم با جواب سوال الہام در تمام۔ باد از وصال نہ زوال ہم نمی آید۔ از ان سَوِّفَ تَکْرٰہِیْ رَاحِدًا بے زبان۔ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ الصَّلٰوۃُ مَعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ عجب دارم بعضی رُبِّ اَیُّیْ راندا بار یا از شوق مردم برائے مسخرات بادشاہ دعوت خواہ و علم دعوت رواں نشود۔ اگر چه تمام عمر علم اسماء خواند و سر بسنگ زند بادشاہ پند۔ فقیر عالم باللہ کہ دعوت قرآن خواند از برائے اللہ تعالیٰ لایحتاج نہ احتیاج خلق و نہ احتیاج بادشاہ۔

بیت

ہر کہ باشد پند خلق پاک
ور نہ باشد پند خلق چہ باک

علم دعوت چنان قرآن خواند آنچہ بر روی زمین عامل صاحب دعوت است تمام علم دعوت آہوار است گرداند و اگر کشادہ کند هیچ کس را قدرت نباشد کہ بستہ گرداند۔ ہر کہ با ترتیب یک مرتبہ در حصار در آید بیرون نہ بر آید و اگر مرشد کامل در باب طالب توجہ کند، آن توجہ صورت مرشد شود تا روز قیامت از طالب چہ انبؤ دواز ہر بلا و آفات نگہ دارد و سلامت۔ اینست مرتبہ استقامت فوق الکرامت مرتبہ محمود کہ صاحب تصور اسم اللہ ذات را عاقبت محمود گرداند۔ و اہل بدعت مرتبہ مردود و عاقبت مردود رساند۔ اَلْیَتِّیَّاتُ کُوَ الرُّجُوعُ عِزَّیْ اِلَیَّ اَیَّہِ جَانِبِیْنِ تَفْکُرُ الشَّاعِیۃَ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الشَّقَلٰتِیْنِ۔

علم دعوت دل کہ زبان دل قرآن بخواند۔ علم دعوت زبان کہ اول بر زبان باز بان اسم اعظم از سیاهی کُج فِی کُوْنِ بنویسد کہ لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرِّجَالِ شود۔ قائل دعوات بر زبان قلب قرآن خواند کہ قرب اللہ رساند۔ علم دعوت بر زبان قدرت امر روح زبانی قرآن خواند کہ در مجلس انبیاء اللہ و اولیاء اللہ روحانی رساند۔

علم دعوت بر زبان دم قرآن خواند کہ جواب سوال از حضور آورده میرساند۔ علم دعوت بر زبان توفیق نور قرآن خواند کہ در وجود از سر تا قدم نور ماند۔ ہر سخن او کہ صاحب نور از قرب حضور۔ علم دعوت از زبان نفس قرآن خواند کہ در وجود او هیچ نفسانیت نفس امارہ نہ ماند۔

علم دعوت دم و علم دعوت ساعت و علم دعوت یک شبانہ روز و علم دعوت ہفتہ و علم دعوت ماہ و علم دعوت سال و علم دعوت ماضی و مستقبل و حال و از دعوت قرب ربانی کہ قرآن می خواند در لاہوت لامکانی۔ آرا نتواند گفت غیب دانی کہ با علین العیانی غیب دانی جنونیت و شیطان و غول بیابانی۔ دیگر این راہ کشف نیست نہ بکرامات برحق فغانی اللہ ذات مقرب الحق فقیر جامع عالم باللہ عالم غیبی۔

صاحب دعوت علم دعوت سورہ منزل و دعاء یحییٰ با ترتیب چنانکہ عرش کرسی لوح قلم و فلک ہفت طبق زمین را بچنانکہ ارواح انبیاء و اولیاء اللہ عبرت خورند و فرشتگان در حیرت بمانند فقیر عالم باللہ چنان دعوت خوانند از آیات قرآن کہ در قید او بمانند ہر دو جہان۔ این علم دعوت است مطالعہ در علم ساخت کشائند ربع مسکون بادشاهی تخت نشاند بر سلیمانے تخت۔ این مراتب ابتدائی بخش فقیر است۔ فقیر یکہ بر کونین امیر است بصورت روز و شب سخت۔ چنانکہ سنگ پارس ہر وجود مس آئین کاذب را کہ ہم صحبت شود ز سرخ گرداند۔ و صادقان را، مرتبہ علم تصدیق نصیب رساند صدق۔ قولہ تعالیٰ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا حدیث الشَّافِعِيُّ ثَعْلَبُ الطَّيِّقُ کہ دوام طالبان او در حضور باشعور۔ برین مرتبہ مشغور در راہ مردان پیشتر فنا و فنا بقا بقا در بقا بقا باش با حیات ترس از خدا۔ فتح از علم است ظاہر عبادات مقامات علم باطن من لدنی واردات غیبی فتوحات قرآن کتاب اللہ لاریبی۔ ازین سہ قسم نقش بطلب کہ عمل این تماشہ کونین۔

درین مذکور نقش این است تصور طریق و تصور توفیق و تصور تحقیق و تصور در ریائے عمیق۔

تصور تحقیق

تصور طریق

اللَّهُ

تصور در ریائے عمیق

تصور توفیق

و تصور طریق آنست کہ با تصور اسم اللہ ذات در دم طاعت ہر دو جہان را طے گردانند بحد نظر تماشہ کونین دوام بمانند۔ تصور تحقیق آنست کہ از اسم اللہ ذات خود را بقرب اللہ در توحید حضور رساند و دوام بحد نظر رحمت اللہ منظور ماند۔ و تصور در ریائے عمیق آنست کہ از تصور اسم اللہ ذات در در ریائے توحید و باز در حیات و ممات از توحید بیرون نہ بر آید و ہفت اندام قلب قالب از توحید کشف نور۔ دوام ہم سخن مع اللہ با حضور و خلق میدانند کہ با ما ہم سخن است۔ ہر کہ ازین تصور ثلاثین راہ ندارد، از طریق تصور طریقت آگاہ ندارد کہ کل و جز مخلوقات، ذات صفات، تجلیات الہام، کلام نور، حضور، مغفور، بشوق مسرور اللہ، اللہ، اللہ باطن معمور فنا بقا دیدار بقا۔ صرف آنچہ صنعت صانع خدا عالم باللہ ازین اسم اللہ تعالیٰ بکشاید و بنماید۔ گنج الحرمین شرف الدارین تصرف کونین عین نما و بائین صفاد بائین بقا و بائین فنا با ادب با حیا مقرب شدن

با خدا حضوری محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم در این نقش تصور تمام است که مشاهده هر دو امام است - هر علم غیبی که در وجه علم غیبی توفیق حاضر است که هر مطالب غیبی تو حاضر گرداند و علم ناظرات بمده نظر الله رحمت منظور رساند -

بیت

از اسم الله نقش محمد بجو

آنچه ماسوی الله از دل بشو

که ظاهر توفیق است که در باطن مجلس محمدی صلی الله علیه وآله وسلم تحقیق است از این نقش - مذکور این نقش است:

نقش

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ

تصور اسم محمد صلی الله علیه وآله وسلم چهار طریق است که بخند و چهار توفیق - اول آنکه هر که تصور اسم محمد صلی الله علیه وآله وسلم بر دل بگیرد و قلب زنده شود و نفس مطلق بمیرد که تصور امیر است مرتبه فنا فی اسم محمد صلی الله علیه وآله وسلم کامل فقیر است - دوم آنکه هر که اسم محمد صلی الله علیه وآله وسلم را در دل آورد، اسم محمد صلی الله علیه وآله وسلم در مجلس محمد صلی الله علیه وآله وسلم برد یافت، شناخت، رسید، دید - سویم تصور اسم محمد صلی الله علیه وآله وسلم هر که اسم محمد صلی الله علیه وآله وسلم را در تصور خود آورد کل و جز از آن تصور خود ظهور وجود مغفور آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ صاحب تصور انسان باشد صفت حیوان گاو خر - چهارم آنکه از تصور اسم محمد صلی الله علیه وآله وسلم حاضر گرداند - با علم ناظرات بنظر رساند که در دل باقی آرزو نماند - این نقش راه است که روز اول مرتبه بخند معرفت بخضوری محمد صلی الله علیه وآله وسلم است که علم حضور را گواه است - بجز حضوری دیگر رجوع آوردن گناه است - مرشد یک بمنزل بمرتبه حضور رساند و تلقین از محمد رَسُولُ اللَّهِ و پانده آن مرشد گمراه و طالبان او روی سیاه -

نقش فنا فی الشیخ تصرف و توجیه شیخ و فکر شیخ - هر که را شیخ بنواز در مرتبه خود یا مرتبه طالب مبدل سازد - شیخ نام حضور است و دوام حضور است - حضور کردن طالبان و مریدان آرزو چه مشکل دور است که باطن معمور است - مذکور تصور شیخ این است تصور صورت شیخ بخند گنج که لازوال بهر حال - هر که صورت شیخ مبدل گرداند روشن ضمیر شود - فنا فی الشیخ بمرتبه فنا فی

اللہ فقیر رسد کہ دستگار و کم آزار درستی ہشیار بدست شیخ بہ مرتبہ ذوالفقار قاتل موذی بخوار از بدعت باطل استغفار چون تصور شیخ صورت با صورت یک وجود قلّ ھو اللہ اکمل خواند کہ ہر جا کہ خواہد صورت شیخ طالب مرید را ہر مطالب و بہر منزل مقام رساند۔ درین فنا فی الشیخ نخت، یقین درست بر تلقین اعتبار و بر شیخ جان فدا یار غار غم بردار۔ در ترک توکل حبسی جسم با جسم شیخ، اسم با اسم، قلب با قلب شیخ، دل بادل شیخ، روح با روح شیخ، دم بادم شیخ، قدم با قدم شیخ۔

فَنَا فِي الشَّيْخِ

فَنَا فِي الشَّيْخِ

چون تصور صورت شیخ در وجود بگرداند صورت شیخ در مجلس محفل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحضور رساند۔ بدین طریق مرتبہ فنا فی الشیخ و الّا مرتبہ صورت بت پرستی فنا فی الشیطان است۔ این نقش فقیر فیض اثر بر نفس قہر صاحب نظر باطن خضر۔ در نظر او برابر است خاک و سیم و زر بلکہ بر نفس امیر۔ ابتدائی مرتبہ فقیر بر زبان علم قرآن تفسیر روشن ضمیر فقیر بر طالعہ علم فقہ و فقہ رہبر مشاہدہ درجات مذکور۔ این نقش این است:

فرخ

فقر

فرخ

ہر کہ اسم فقر در تصور آورده اسم فقر سلطان الفقر بردہ الْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ ہر کہ محتاج است فقیر نبود۔ فیض و فضل فقر روح است و رحمت فقر و لطف فقر و ہدایت فقر و ولایت فقر و غنائت فقر و بغنا فقر و بقا فقر و رضائے و قضائے فقر

و قدرت فقر و جمعیت، جمال، جلال فقر و علم فقر و سزا سرافقر و نور حضور و عقل بالکلی شعور فقر و ممالک الملک مقرب ربانی بادشاهی ملک سلیمانی فقر و گنج تصرف در کیمیا فقر و حیات و ممات فقر و علم درجات فقر و نفس، دم، قلب، روح، دل در محبت سوخته۔ این مجموعہ جمیع مراتب از تصور اسم فقر بشاید و بنماید۔ فقر سه حرف است 'ف' 'ق' 'ر' از حرف 'ف' فناء نفس، از حرف 'ق' قہر نفس و از حرف 'ر' راضی بر خدا۔ و از حرف 'ف' فقر و از حرف 'ق' قرب و از حرف 'ر' راز۔ این مراتب فقر محکم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت و از حرف 'ف' فضیحت و از حرف 'ق' قہر خدا و از حرف 'ر' زرد فقر مکب نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرٍ الْمُکِبِّ۔

شرح دوم در علامات پیر کامل و مرشد تمام و ملائم آن

بدان اعلم ایہا المؤمنین کہ طلب حق در متابعت رسول اللہ قولہ تعالیٰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پس ہر کہ غیر متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیخ زادگی خود را رہبر و پیشوا سازد اوصاف و مثل است گنما قال شیخ جنید (و) شبلی: اِذَا رَأَيْتَ صُوفِيًّا وَلَمْ يَكُنْ يَدِيْنِہٖ تَفْسِيْرًا وَعَلٰی يَمِيْنِہٖ اَحَادِيْثٌ وَعَلٰی شِمَالِہٖ کُتُبُ الْفِقْہِ تَعَلَّمْ اِنَّہٗ شَیْطَانٌ وَمَا صَدَّرَ عَنْہُ مَكْرًا وَاَسْتَدْرَاجٌ یعنی ہر گاہ کہ یک افعال و اقوال او برخلاف شرعی و فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد آن صوفی را شیطان منسوب کردہ و از ان اجتناب تمام باید زیرا کہ جاہل پیر و پیشوا از ان نشاید کما قال اللہ تعالیٰ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ قولہ تعالیٰ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ چہ خوش گفت آنکہ گفت۔

بیت
سگ تر شود از بول پاکتر باشد

از آن کسے کہ کند اختلاط با عامی

در تفسیر منیر این آیہ آورده است مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُؤْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْخِیْنَةِ وَالنَّاسِ ۝ بنی شیطان بر دو نوع است شیطان جن کہ مشہور است و شیطان انس شیخ جاہل کہ بدی او در خفی است و بدی شیخ جاہل در ظاہر۔ پس پیر کامل را اؤل اعمال و اقوال او بطریق مذکور موزون میباید۔ بعد از ان اور لازم است کہ از چہار علم آگاہ باشد و بعد بجا آوردن این امور پیری او مقید بچہار شرط است۔ اگر این شروط در موجود باشد پیری را شاید و الا دست بکسے نہ بد تا ضال و مضل نگردد۔

اول علم تفسیر و احادیث تمام دانستہ باشد یعنی این ناسخ و این منسوخ و معمول و غیر معمول، ہر از یکدیگر امتیاز میتواند کرد زیرا کہ ایمان آوردن بہ کلام اللہ فرض است و بتمام کلام اللہ عمل فرض نیست۔ و چون درین قدم مستقیم آمدی نفس و شیطان اطوار مکذوبہ و طور ہائے نفس ملہمہ بتو پیش آرد۔ چون نقطہ ہائی باران سراب و گرد و غبار و چون گرمائی نصف روز تابستان ناگہان در ان میان رنگہائی زشت گوناگون پیدا شود کہ ہمگی دہ ہزار پردہ ہائی نفس و شیطان بتو پیش

آئینہ گاہی باغبانے گوناگون و دختران و جوانان لطیف و جوہانی لطیف و حور و قصور و عرش و کرسی نباشد۔ دران زمان اگر چیزے نامشروع و از کالبی از تو در وجود آمده باشد عرش و کرسی شیطان بتورونی نماید۔

پس مرشد کامل اینست کہ از چہار مراتب طریق طریقت سلامتی بگذرانند و بہ حقیقت رسانند۔ چہار طریق متفق با نانو زندگی این است۔ اول طریق کہ بر صاحب طریقت نازل میشود کہ آن محض کشف و کرامات مطلق از نفس انا مغرور، خوشوقت مسرور، از قرب وصال اللہ دورتر۔ اگرچہ در نظر خلق ثواب نزدیک خالق حجاب۔ دوم طریق کہ بر صاحب طریقت نازل میشود رجوعات خلق و جنونیت، دنیا و اہل دنیا در قید و دہال گردد۔ نزدیک خلق فریاد رس و نزدیک خالق خام اہل ہو او ہوس۔ سوئم طریق بر صاحب طریقت مسخرات و وحوش و طیور و نزدیک خلق طیر سیر و نزدیک خالق در مراتب غیر۔ چہارم طریق بر صاحب طریقت نازل میشود سیر و مشاہدہ طبقات مقامات ناسوت جبروت و ملکوت۔ نزدیک خلق غوث و قطب ہفتاد ہزار مقامات فوق العرش تا تحت الثری انتہائے مقام طریقت محروم از معرفت و حقیقت اگرچہ از غلبات سکر و صحو خود را عارف حضور خوانند از گرمی سکر و صحو دورتر دور ماند۔

پس معلوم شد کہ در شریعت الایمان بہین الخوف والرجاء آنچہ غوث و قطب اوتاد و ابدال در آن مقامات کبیرہ و صغیرہ است۔ مقام صغیرہ مشاہدات ہفت طبقات زمین و مقام کبیرہ مشاہدہ نہ ۹ طبقات آسمان و عرش و کرسی ولوح قلم۔ و فقیر عارف باللہ مقام صغیرہ باشد و بدین گناہ صغیرہ است و مقام کبیرہ طیر سیر نہ ۹ فلک بدین گناہ کبیرہ است۔ بجز حضوری و مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غرق توحید معرفت الہی الا اللہ آن چشم مباد کہ بجز حضوری مجلس محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و معرفت الا اللہ دیگر بیند۔

بیت

دیدہ آن باشد کہ بیند عین نور

دیدہ آن باشد بود مجلس حضور

فقیر آنچہ گوید از راہ حساب گوید نہ از حسد، معرفت الہی توحید و مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آفرین باد بر آن کہ شب و روز در مجلس حضور غرق نور بردوام باطن تمام ظاہر در مردم عام صاحب نظر۔ دہد از باطن بظاہر جز خیالے مشکل و دشوار است و نزد کاملان طرفہ زد۔ در ہر دو حال ایشان ہمیں کار است اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

اگر کسی از حضرت آدم تا بنحاتم انبیین و از خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام تا روز قیامت از برق و باد تیز تر رود ہرگز طناب خیمہ مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و معرفت الہی نتوان رسید راہ دراز لیکن برکت اسم اللہ طرفہ زد مرد است بمقام صاحب راہ راہ۔ صاحب تصور اسم اللہ را بر یا صفت طبقات تعلق ندارد کہ آن ذات اسم اللہ انتہائی از اسم اللہ ذات اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

بعضے طائفہ اند کہ بنظر ناظر مردم را بتوجہ بہ ذکر دم مردم را جانب خود کشند و مسخر کنند۔ این چنین طائفہ دم نوش مثل

مارد و راز معرفت پروردگار۔ بعضے طائفہ بتفکر و ذکر قلب دل را در شکم بگردانند جانب سینہ بکشند و میگویند کہ این حبس است دروغی غلط گویند۔ این عبث است کہ حبس حضوری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر جاری گردد احتیاج تقلید تلاش و دم بستن نماند۔ بعضی طائفہ خود را ذاکر قلبی میگویند دم را بستہ می برآرند بیرون از راه سوراخ بینی۔ اولی تر آنست کہ روی این بد مذہب نہ بینی۔ چون دم بستن کار کفار اہل زنا را زین طائفہ باید ہزار بار استغفار و معنی حبس اسلام را کن از گنہا بآن صغیرہ و کبیرہ و از شرک و بدعت احصار و حبس ایمان و اسلام را بکن یعنی مومن مسلمان شدن بسیار خفیلہ دشوار است کما قال النبی المسلم من سلیم المسلمون من یدہ و لسانہ و ذلک معنی است کہ دم حبس و بند کردن گرفته مخالف نفس و حدیث نیامدہ است بلکہ عبث است روم کفار و چون۔ اگر جاسان بدعوی این آیت مذکور معنی کنند کہ بر نفس امیر شوم بلکہ اسیر نیز غلط و کذب گویند مخالف از معنی آیت قولہ تعالی و دخل جنتہ و هو ظالم لنفسہ۔ معنی مذکور چہار طور است یعنی خرد و شہوت، مور زینت، زائغ حرص، بکوتر ہوا۔ چون این چہار طور کشتہ شوند شیطان از نفس جدا شود، صاحب نفس بر نفس امیر شود و نفس رنجور در قید آمدہ بمیرد۔ یمیت النفس و یکی القلب بموجب این آیت کلام ربانی اربع عناصر قولہ تعالی و اذ قال ابنہم رب ارنی کیف تُخفی التَّوْحِیْدُ قَالَ اُولَکُمْ تُوْمِنُوْنَ ط قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لَّیَظْهَرَنَّ قَلْبُیْ ط قَالَ فَتَذٰ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصَّرْهُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ اَدْ عُهُنَّ یَا تِیْنٰکَ سَعْیَا ط وَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ط

بیت

عبث را بگذار ہمدم حبس را

غرق فی التوحید شود عارف خدا

معرفت سیوم در یافتن علم شریعت و علم طریقت و علم حقیقت۔ اما معرفت علم ناسوت انسان شریعت است و علم ملکوت نفسانی طریقت است و علم لاہوت رحمانی حقیقت است۔ اما علم ناسوت این جہان است و علم ملکوت آن جہان است و علم جبروت قرب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام است۔ نہ این جہان است و نہ آن جہان است یعنی بانسان است و علم لاہوت رحمانی اتصال مع اللہ است خود بے نشان است۔ معرفت علم ناسوت استقامت راہ عالمان است معرفت عالم ملکوت استقامت راہ زاہد است و معرفت علم جبروت استقامت مقام عارفان است و حقیقت لاہوت استقامت راہ عاشقان است۔ اما معرفت ملکوت ارباب بصائر مختصر ہمتاں اوست و قاصر دیدگان از گفتن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زبَانِ رَاسِتْ قَالَ النَّبِیُّ رَآیْتُ رَبِّیْ بَعِیْنِیْ رَبِّیْ فِیْ قَلْبِیْ اَحْسَنَ صُوْرَةً اَمَّا بَآتِشَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِرِیْ اُوْلَیْکَ هُمْ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۝

اے عزیز لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترک نفی بتاں است او اثبات إِلَّا اللّٰهُ معرفت حق است برحق تعالی است۔

تمت بالخیر